فقہ حنفی کے مطابق اَدا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید وتوثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں

تصنیف لطیف :

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں

کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

الصلاۃ عمادالدین

تفصیلات

کتاب : عددرکعات صلوات النبی من الاحادیث والفقہ الحنفی

رکعات نماز کا ثبوت

مؤلف : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

نظرثانی : علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ساؤتھ افریقہ

صفحات : ۱۲۰

اِشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۵ھ

ناشر : نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور

کتاب ملنے کے پتے

رضوی کتاب گھر قلعہ بازار کاشی پور

کتب خانہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

نعیمی کتب خانہ دیوان بازار مرادآباد



فہرست مضامین



شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو جملہ محدثین خصوصاً صحاح ستہ کے مصنفین

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج قشیری، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، امام ابوعیسی محمد بن عیسٰی ترمذی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

رحمہم اللّٰہ تعالٰی

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جنہوں نے بارگاہ رسالت سے منسوب اقوال وافعال کا گلدستہ ترتیب دے کر کائنات میں خوشبو بکھیری اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنے قلوب واذہان معطر کرنے کا سامان مہیا فرمادیا۔ اللہ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ہمیش ان پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ (آمین)

–:کرم جو :–

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

حرفِ نیاز

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الأنبیآء والمرسلین وعلیٰ آلک وأصحابک أجمعین . أما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دینِ متین، قرآنِ مبین اور پیغمبر صادق وامین ﷺ کا خود محافظ ہے۔ اور اُس کی حفاظت وصیانت کے کیا کہنے!۔ذرا سوچیں کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا اِعلان ہوا، اور کلامِ الٰہی کے آخری شاہکار کو تاجدارِ کائنات ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کب اُتارا گیا، چودہ صدیوں کا طویل سفر کٹ گیا، گردشِ زمانہ نے کیا کیا تغیرات واِنقلابات دکھائے؛ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نہ دینِ اِسلام میں کوئی کمی وکجی آئی اور نہ کلامِ الٰہی کا نیرتاباں خط نصف النہار سے نیچے اُترا۔

یوں ہی اُس پروردگار نے -جس نے یہ کائناتِ ارضی وسماوی بنائی ہی اپنے محبوب کے لیے ہے- نہ صرف اپنے شاہکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی بلکہ آپ کی ایک ایک سنت واَدا کے تحفظ کا بھی بڑا انوکھا اہتمام فرمایا۔

یہ مذاہب اربعہ کیا ہیں؟ اور کائنات کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر کیا ہیں؟ یہ دراصل اسی چشمۂ حفاظتِ ربانی کے غماز وآئینہ دار ہیں؛ کیوں کہ اللہ جل مجدہ نے ان چاروں مذاہب کے ذریعہ اپنے محبوبِ گرامی وقار ﷺ کی جملہ اَداؤں کو صبح قیامت تک کے لیے محفوظ کردیا ہے۔ بھلا وہ محبوب جس کی حیاتِ پاک کا لمحہ لمحہ پیغمبر لگے ہے، اور جس کا اُسوہ رہتی دنیا کے لیے بے مثال آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہے اس کی سنتوں اور دل رُبا اَداؤں کے تحفظ کا ایسا اُلوہی اِہتمام کیوں نہ ہوتا!۔

اپنوں اور غیروں سب کے مقبول ومعروف سیرت نگار ومؤرخ ڈاکٹر حمیداللہ مرحوم نے

بھی اس حقیقت کی گرہ کشائی یوں ہی کی ہے، وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: 'دراصل اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس کے پیغمبر کی ہر اَدا اُمت میں محفوظ ہوجائے اور یہ منشا مختلف فقہی اسکولوں کے فقہی اختلافات سے پورا ہوا'۔

سو بڑے نادان ہیں عصر حاضر کے مٹھی بھر وہ لوگ جنھیں مذاہب اربعہ کی آج تک سمجھ نہیں آئی، اور وہ اب تک اس میں کیڑے نکالتے پھر رہے ہیں۔ کاش! انھیں کوئی بتا دیتا کہ اس سے تو اہل اللہ بھی دامن کش نہیں رہے، اور اوائل دور سے آج تک اُمت انھیں مذاہب کے اِلتزام واِتباع سے ہدایت نصیب ہوتی آئی ہے۔ کیا اقطاب، کیا اغواث اور کیا ابدال' سب کی گردنوں میں اسی کا پٹہ ہے، اور سوادِ اعظم کا قافلۂ عشق ومحبت ہمیشہ انھیں چاروں معروف شاہ راہوں سے ہوکر آگے بڑھا ہے، اور آج - بحمد اللہ - ہماری دہلیز جان وایماں تک پہنچا ہے۔

اور پھر ان مذاہب اربعہ میں جو شان وشہرت اور قبولِ عام فقہ حنفی کو میسر آیا کسی اور کے حصے میں نہ آیا۔ اور شاید فقہ حنفی کی اسی عالمگیر مقبولیت نے بہت سے حاسدوں اور کور بختوں کو جنم دیا ہے۔ یوں ہی سارے ائمہ میں سب سے زیادہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور آپ کے فقہی مسلک کو زیر تنقید رکھا جاتا ہے؛ مگر آسمان کا تھوکا ہمیشہ اپنے ہی منہ پر آتا ہے؛ اس لیے تاریخ گواہ ہے کہ جس نے امام اعظم یا آپ کے مذہب کو آنکھ دکھائی، خود منہ کی کھائی، اور فقہ حنفی کا سورج اوّلِ دن سے آج تک پوری تب وتاب کے ساتھ مطلع عالم پر ضوافگن ہے۔

من جملہ الزامات واِتہامات میں ایک یہ بھی تھا کہ فقہ حنفی کی اَساس محض قیاس پر اُستوار ہے، اور امام اعظم علیہ الرحمہ کی محدثانہ خدمات بالکل نہ کے برابر ہیں، اسی لیے فقہ حنفی کی عبادات ومعاملات کو حدیث وسنت سے کم اَخذ کیا گیا ہے۔

کم پڑھے لکھے لوگ آج تک اسی مغالطے کا شکار تھے؛ کیوں کہ صحیح معنوں میں فقہ حنفی کو حدیث کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی عبادات ومعاملات کو احادیث سے مبرہن کرکے منصۂ شہود پر

لانے کا اِہتمام کم ہوا ہے؛ لیکن خدا بھلا کرے محبّ گرامی قدر مولانا مفتی محمد ذوالفقار نعیمی -زید مجدہ- کا جن کو خداے بخشندہ نے ایک دھڑکتا دل، اور تڑپتا سینہ عطا کیا ہے جو ہمیشہ مذہب ومسلک کے فروغ وتوسیع کے لیے دھڑکتا اور تڑپتا رہتا ہے۔

مولانا نے بھی اس کمی کو محسوس کیا اور ہجوم وطومارِ افکار کے باوجود اپنے محسوسات کو پیکرِ عمل میں ڈھالنے کی ٹھان لی، خدا کا کرنا دیکھیں کہ آج انھیں ایک اہم محدثانہ کام کرنے میں سرخروئی نصیب ہوگئی ہے، یعنی فقہ حنفی کی سنن مؤکدہ وغیرمؤکدہ وغیرہ رکعاتِ نماز کو حدیث وسنت رسول کی روشنی میں کھول کر رکھ دیا ہے، اور افضل العبادات نماز کے رکعتی مسئلے کو بڑی خوش اُسلوبی سے حل کردیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر اس انداز سے کام کرنے کا سلسلہ شروع ہوجائے تو فقہ حنفی کے تعلق سے بہت سے شکوک وشبہات اپنی موت آپ مرسکتے ہیں۔ خدا کرے مولانا کو اس قسم کے فقیہانہ ومحدثانہ کام کی مزید توفیق ملے اور فقہ حنفی کے بہت سے گوشوں کو حدیث کی روشنی دکھا کر منظرِعام پر لائیں۔

اس کام میں مزید توسع وندرت لائی جاسکتی تھی؛ مگر مولانا کی مصروفیت نے شاید اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا؛ تاہم جو ہوگیا وہ اس موضوع پر کفایت کرتا ہے۔ مولانا کی اس کاوش سے یقیناً حنفیوں کا بول بالا اور غیرمقلدوں کا منہ کالا ہوگا۔

خداوندقدوس مولانا کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے اور امام اعظم کے روحانی فیوض وبرکات سے ہمیں حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

-: خادم العلم والعلماء :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز جمعہ: ۸؍ذی القعدۃ الحرام ۱۴۳۴ھ/ ۱۳؍ستمبر ۲۰۱۳ء- جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ساؤتھ افریقہ

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علٰی حبیبہ الکریم

امابعد: نسل انسانی کے معرض وجود میں آنے کا اصل اور اولین مقصد عبادت الٰہی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت کریمہ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ''اس پر مشاہد عدل ہے بغیر عبادت الٰہی انسان اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے اور عبادت الٰہی کے بہت سے طریقے ہیں لیکن مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اداؤں پر مشتمل طریقہ کو جسے نماز سے تعبیر کیا جاتا ہے بہت ہی زیادہ پسند فرمایا ہے یہاں تک کہ اس کی بارگاہ سے وابستہ جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں اولین درجہ نماز کو قرار دیا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں نماز کی اسی حیثیت واہمیت کے پیش نظر مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے کبھی اسے دین کا ستون قرار دیا فرمایا:

''الصلاۃ عماد الدین'' (نماز دین کا ستون ہے)

کبھی جنت کی کنجی بتایا فرمایا ''الصلاۃ مفتاح الجنۃ'' (نماز جنت کی کنجی ہے) کبھی مومن کی معراج بتایا فرمایا ''الصلاۃ معراج المومنین'' اور کبھی ''جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ'' فرما کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ الغرض بندوں کے لئے عبادتوں میں بارگاہ الٰہی اور بارگاہ مصطفیٰ کا اہم واحسن انتخاب نماز ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ آج نماز کی فرضیت کو چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس کی اہمیت وحیثیت وافادیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اور اسلامی ساری اطاعتوں وعبادتوں میں نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جس کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے میں شارع سے لے علماء وصلحاء تک سبھی نے زبردست اہتمام کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی درج ذیل عبارت سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

”ان الصلاة اعظم العبادات شاناواوضحهابرهاناواشهرهافی الناس وانفعهافی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلهاوتعیین اوقاتهاوشروطهاوارکانهاوآدابها ورخصهاونوافلهااعتناء عظیمالم یفعل فی سائرانواع الطاعات وجعلهامن اعظم شعائرالدین“[حجة الله البالغه ،ص ۳۱۵]

(نماز تمام عبادات میں عظیم الشان عبادت ہے مومن کے ایمان کی سب سے واضح دلیل اورلوگوں میں سب سے زیادہ مشہور ہے اور نسل انسانی کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے ۔اسی لئے شارع نے اس کی فضیلت ،اس کے اوقات کے تعین ،اس کی شرائط،اس کے ارکان،اس کے آداب،اس کی رخصتوں اورنوافل کے بیان کرنے میں اس قدر اہتمام فرمایاہے ۔کہ طاعات کی بقیہ انواع میں اتنا اہتمام نہیں فرمایااورنماز کو دین کے شعائر میں سے ایک عظیم شعار قرار دیا ہے ۔)

لہٰذاجب یہ بات مسلم ہے کہ بارگاہ الٰہی کے قریب سے قریب تر کردینے والی عبادت نماز ہے اور جو مرتبہ ومقام نماز کو حاصل ہے کسی دوسری عبادت کو نہیں تو ہر مومن عالم ہو یا غیر عالم اگراس کا دین اسلام سے قدرے لگاؤ ہے اوروہ دین کی خدمت میں کچھ حصہ لے کراپنے مقدر کو اوج ثریا پر پہنچانے کا خواہش مند ہے اوراللہ نے اسے لکھنے کا ہنر بھی عطا فرمایا ہے تو وہ پہلی فرصت میں نماز کے موضوع کو اپنے قلم کا محور بنانے کی کوشش کرتا ہے ۔اسی لئے آج تک اسلامی مسائل پر مشتمل جتنی کتابیں منظر عام پر نظر آئی ہیں ان میں اکثر کتابیں نماز اوراس کے فضائل ومسائل اوراس کے دیگر ابواب پر ہی مشتمل ہوتی ہیں ۔

علاوہ ازیں اسلامی جتنی عبادات ہیں اگراس میں غور کیا جائے تو یقیناً یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہر عبادت میں مقدار وتعداد کو بڑا دخل ہے، حج میں طواف کعبہ کے کتنے چکر ہیں؟

کتنے روزے فرض ہیں؟

زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟

اسی طرح نماز میں بھی تعداد کو بڑا دخل حاصل ہے کہ بندے پر کتنی نمازیں فرض ہیں، کتنی واجب، کتنی سنن اور کتنے نوافل؟ اوران فرض، واجب، سنن اورنوافل نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟

لہٰذا یہی امر کارفرما ہا کہ چند دنوں پیشتر احادیث کے حوالے سے رکعات نماز کی تعداد سے متعلق پاکستان سے ایک استفتاء احقر کو موصول ہوا جب اس کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا اور کتب کی مراجعت کی تو بہت تعجب ہوا کہ عام کتابوں میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے نماز کی فضیلت ووعید پر مشتمل احادیث تو بہت سی کتابوں میں موجود ہیں البتہ رکعات نماز کی تفصیل میں احادیث بہت کم کتابوں میں نظر آئیں اگر کہیں مل بھی گئیں تو مکمل اور مفصل اور مصرح نہیں۔

اسی لئے فتوی لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا کہ اس کو مکمل کرلیا جائے اورفتوی میں اجمال سے کام لے لیا جائے اوراس موضوع پر مستقل ایک کتاب ترتیب دے کر باذوق قارئین کے لئے اس کو شائع کردیا جائے۔اللہ کا فضل ہوا کہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور کتاب قارئین کے ہاتھوں میں۔

اس کتاب (رکعات نماز کا ثبوت احادیث اورفقہ حنفی کے آئینے میں) میں ابھی بہت کچھ ہوسکتا تھا مگر میں نے سردست اتنا ہی کرنے کی کوشش کی ہے جتنا کہ کتاب کے موضوع سے ظاہر ہے۔فرض، واجب سنت ونفل نمازوں کی رکعات کی تعداد کے ثبوت میں خاص کر صحاح ستہ کا سہارا لیا ہے لیکن جہاں صحاح ستہ میں موضوع کے مطابق کوئی حدیث نظر نہیں آئی یا حدیث تو ملی مگر اس میں صاف صراحت نہیں ملی تو دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اور چونکہ احناف پر اہل حدیث (غیرمقلد) احادیث سے روگردانی اوراپنی من مانی

کا الزام بھی لگاتے رہتے ہیں اس لئے فقہ حنفی کی کتب معتبرہ سے بھی ہر نماز کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ باور کرایا ہے کہ فقہ حنفی میں مقرر کردہ رکعات نماز احادیث سے ہی مستنبط ہیں۔اور یہ احناف کی اپنی اختراع نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے قارئین سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی پائیں تو درگزر فرمائیں اور مجھے رجوع کرنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

آخر میں محترم حضرت العلام محمد افروز صاحب قادری چریاکوٹی مدظلہ کا بہت بہت شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا اور مفید و کارآمد مشوروں سے نوازا نیز کتاب کے لئے بطور تقریظ حرف نیاز کے عنوان سے ایک اہم مضمون لکھ کر کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے میں میرا تعاون فرمایا۔

اور محبّ گرامی وقار محمد ثاقب رضا قادری صاحب لاہور حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے نماز کے اس اہم باب کی جانب میری توجہ مبذول کرائی اور کتاب کی تکمیل پر انہوں نے کتاب کی سیٹنگ تزئین وغیرہ کے کام میں میری رہنمائی فرمائی۔

اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی



احادیث نبویہ کی روشنی میں فرض نمازوں کا اجمالی بیان

بخاری شریف میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

”جاء رجل إلی رسول اللّٰہ ﷺ من أھل نجد ثائر الرأس یسمع دوی صوتہ ، ولا یفقہ ما یقول حتی دنا فإذا ھو یسأل عن الإسلام ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ: خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ ، فقال : ھل علی غیرھا ؟ قال: لا، إلا أن تطوع“

یعنی نجد کا رہنے والا ایک شخص-جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے- رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جارہی تھی مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ہاں! جب وہ قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اِسلام کی بابت پوچھ رہا ہے،چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ بھی کچھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے کچھ پڑھ لے۔[۱/۱۱، ۱۲، باب الایمان ،باب الزکوۃ من الاسلام]

بخاری شریف میں دوسرے مقام پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

” أن النبی ﷺ بعث معاذا رضی اللہ عنہ إلی الیمن فقال ادعھم إلی شھادۃ أن لا إلہ إلا اللّٰہ وأنی رسول اللّٰہ ﷺ فإن ھم

أطاعوا لذلک فأعلمهم أن اللّٰہ قد افترض علیهم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة''

یعنی نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے دن اور رات میں ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔[۱/۱۸۷،باب وجوب الزکوة]

بخاری شریف میں ایک اور مقام پر ہے :

''عن ابن شهاب أن عمر بن عبد العزیز أخر العصر شیئا فقال له عروة أما إن جبریل قد نزل فصلی أمام رسول اللّٰہ ﷺ فقال عمر اعلم ما تقول یا عروة قال: سمعت بشیر بن أبی مسعود یقول سمعت أبا مسعود یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول نزل جبریل فأمنی فصلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب بأصابعه خمس صلوات''

یعنی ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کردی تو ان سے حضرت عروہ نے کہا کہ جبرئیل آئے اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟۔ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے انہوں نے ابو مسعود سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور میرے امام بنے۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کرتے تھے۔) [۱/۴۵۷،باب ذکر الملائکة]

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

’’نهينا أن نسأل رسول اللّٰه ﷺ عن شيىء فكان يعجبنا أن يجيىء الرجل من أهل البادية العاقل فيسأله و نحن نسمع فجاء رجل من أهل البادية فقال يا محمد أتانا رسولک فزعم لنا أنک تزعم أن اللّٰه أرسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللّٰه قال فمن خلق الأرض قال اللّٰه قال فمن نصب هذه الجبال و جعل فيها ما جعل قال اللّٰه قال فبالذى خلق السماء و خلق الأرض و نصب هذه الجبال آللّٰه أرسلک قال نعم قال و زعم رسولک أن علينا خمس صلوات فى يومنا و ليلتنا قال صدق قال فبالذى أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا زكاة فى أموالنا قال صدق قال فبالذى أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال و زعم رسولک أن علينا صوم شهر رمضان فى سنتنا قال صدق قال فبالذى أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا حج البيت من استطاع إليه سبيلا قال: صدق قال ثم ولى قال والذى بعثک بالحق لا أزيد عليهن و لا أنقص منهن فقال النبى ﷺ لئن صدق ليدخلن الجنة‘‘[۱/۳۰، ۳۱، كتاب الايمان]

یعنی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (زیادہ) سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم بھی سنیں ۔ اِتفاقاً ایک دیہاتی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: اے محمد ﷺ آپ کا قاصد ہمارے ہاں

آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اللہ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس دیہاتی نے کہا: آسمان کو کس نے بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے، اس نے عرض کیا: زمین کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے۔ اس نے عرض کیا ان پہاڑوں کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے، اس دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی، پہاڑ قائم کیے، کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟۔ فرمایا: ہاں بے شک۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے؟۔ فرمایا: ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ سال میں ماہ رمضان کے روزے بھی ہم پر فرض ہیں۔ فرمایا ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں، دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم میں سے جس کو زادِ راہ کی استطاعت ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان باتوں میں نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

سنن نسائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

” سأل رجل رسول اللّٰه ﷺ فقال یا رسول اللّٰه ﷺ کم افترض اللّٰه عز و جل علی عباده من الصلوات قال افترض اللّٰه علی عباده صلوات خمسا قال یا رسول اللّٰه هل قبلهن أو بعدهن شیئا قال افترض اللّٰه علی عباده صلوات خمسا فحلف الرجل لا یزید علیه شیئا ولا ینقص منه شیئا قال رسول اللّٰه ﷺ إن صدق لیدخلن الجنة “

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اس شخص نے قسم کھائی کہ میں اب ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگیا۔

[۱/ ۵۴، باب کم فرضت فی الیوم واللیلة]

☆ الحاصل مندرجہ بالا احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

اب ہم نماز پنجگانہ اور جملہ واجب سنت اور نفل نمازوں کی رکعات کا تفصیلی بیان احادیث نبویہ کی روشنی میں قلمبند کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فرض نمازوں کی رکعتوں کا بیان

نماز فجر کی فرض رکعتوں کا بیان

فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ حضرت سیار بن سلامہ سے مروی بخاری شریف کی درج ذیل حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں

” دخلت أنا وأبي على أبي برزة الأسلمي فسألناه عن وقت الصلوات فقال كان النبي ﷺ......يصلي الصبح فينصرف الرجل فيعرف جليسه ، وكان يقرأ في الركعتين ، أو إحداهما ما بين الستين إلى المئة“

یعنی میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی سے ملنے گئے، ہم نے ان سے نماز کے اوقات سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ.... نبی ﷺ فجر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب کہ اتنی روشنی ہو جاتی کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا۔ اور آپ دونوں رکعتوں میں یا ایک میں سو سے ساٹھ آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔[۱/۱۰۶، باب القراء ۃ فی الفجر]

نیز مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں لوٹا اٹھائے آپ ﷺ کے ساتھ ہو گیا اور جب نبی ﷺ تشریف لائے وضو وغیرہ کیا اور نماز کے لیے چلے تو میں آپ کے ساتھ تھا آگے حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں :

”حتی نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی لهم فأدرک رسول اللّٰه ﷺ إحدی الرکعتین فصلی مع الناس الرکعة الآخرة فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول اللّٰه ﷺ یتم صلاته فأفزع ذلک المسلمین فأکثروا التسبیح فلما قضی النبی ﷺ صلاته أقبل علیهم ثم قال أحسنتم أو قال قد أصبتم یغبطهم أن صلوا الصلاة لوقتها“

یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے، انہوں نے ان کو نماز پڑھائی، رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس بات پر مسلمان پریشان ہو گئے تو وہ کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے نماز کو اس کے وقت میں اَدا کیا۔

[مسلم، ۱/۱۸۰، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم إذا تأخر الإمام، سنن ابو داود، ۱/۲۰، باب المسح علی الخفین]

ابوداوٗد شریف میں حضرت قیس بن عمرو سے مروی فرماتے ہیں:

”رأی رسول اللّٰه ﷺ رجلا یصلی بعد صلاة الصبح رکعتین فقال رسول اللّٰه ﷺ صلاة الصبح رکعتان. فقال الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلهما فصلیتهما الآن فسکت رسول اللّٰه ﷺ“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے۔اس نے عرض کیا کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس وقت وہ پڑھی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[۱/۱۸۰، باب التطوع ،باب من فاتته متی یقضیها]

سنن نسائی میں ابوقتادہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو

”وکان یفعل ذلک فی صلاۃ الصبح یطول فی الأولی ویقصر فی الثانیۃ“

یعنی نماز فجر کی پہلی رکعت میں طوال مفصل اور دوسری رکعت میں قصار مفصل تلاوت فرماتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۱۳، باب تقصیر القیام فی الرکعۃ الثانیۃ من الظهر)

☆ الحاصل:۔ مذکورہ بالا صحیح مسلم، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے



نمازظہر کی فرض رکعات کا ثبوت

ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

” أن النبی ﷺ صلی الظهر بالمدينة أربعا“

یعنی نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی۔

[۱/۲۰۹،باب من بات بذی الحليفة حتی أصبح]

اسی میں حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

”أن النبی ﷺ كان يقرأ فی الظهر فی الأوليين بأم الكتاب وسورتين وفی الركعتين الأخريين بأم الكتاب ويسمعنا الآية“

یعنی عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر میں شروع کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور اخیر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

[۱/۱۰۷،باب يقرأ فی الاخرتين بفاتحة الكتاب]

☆ بخاری شریف کی درج بالا احادیث سے ظاہر ہے کہ ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت ہے۔

مسلم شریف میں ابو سعید خدری سے روایت ہے :

”أن النبی ﷺ كان يقرأ فی صلاة الظهر فی الركعتين الأوليين فی كل ركعة قدر ثلاثين آية وفی الأخريين قدر خمس عشرة آية أو قال نصف ذلك وفی العصر فی الركعتين الأوليين فی

کل رکعة قدر قراء ة خمس عشرة آیة وفی الأخریین قدر نصف ذلک"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی مقدار پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔[مسلم شریف، ۱/۱۸۶،باب القراء ت فی الظھر والعصر]

سنن ترمذی میں ابن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" صلینا مع النبی ﷺ الظھر بالمدینة أربعا "

یعنی ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۲۲،باب التقصیر فی السفر]

سنن نسائی میں بھی حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظھر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[سنن نسائی: ۱/۵۶،باب صلاة العصر فی السفر]

سنن نسائی کبری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت فرماتے ہیں :

" بینما أنا أصلی مع رسول اللّٰہ ﷺ صلاة الظھر فسلم رسول اللّٰہ ﷺ من رکعتین ، فقام رجل من بنی سلیم ، فقال یارسول اللّٰہ ﷺ أقصرت الصلاة أم نسیت ؟ فقال رسول اللّٰہ ﷺ لم تقصر ولم أنس ، فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ إنما صلیت

رکعتین ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ أحق ما یقول ذو الیدین ؟ قالوا نعم ، فقام فصلی بھم رکعتین"

(ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔اس پر بنی سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللّٰہ ﷺ کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟۔آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی نہ میں بھولا۔تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللّٰہ ﷺ آپ نے دو ہی رکعت پڑھی ہیں۔آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟۔لوگوں نے کہا ہاں تو رسول اللّٰہ ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

[۱/۳۰۰،کتاب الصلاۃ]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللّٰہ ابن مسعود سے مروی فرماتے ہیں کہ:

" قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام النبی ﷺ فقال قم فصل وذلک دلوک الشمس حین مالت الشمس فقام فصلی الظھر أربعا."

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا: کھڑے ہو جائیں، نماز پڑھیں اور وہ سورج ڈھلنے کا وقت تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعت اَدا فرمائی۔[۱/۳۶۱،باب عدد رکعات الصلوات الخمس]

الحاصل:۔صحیح مسلم،سنن ترمذی،سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز ظہر کی (فرض) نماز چار رکعات ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

نماز عصر میں فرض رکعات چار ہیں جیسا کہ مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں حضرت عمران بن حصین سے مروی فرماتے ہیں:

"أن رسول اللّٰہ ﷺ صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام إلیه رجل یقال له الخرباق و کان فی یدیه طول فقال یا رسول اللّٰہ فذکر له صنیعه و خرج غضبان یجر رداء ہ حتی انتھی إلی الناس فقال أصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعة ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا پھر اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی لمبے تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے جو کیا وہ آپ ﷺ کو اس نے یاد دلا دیا۔ آپ ﷺ غصہ میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور لوگوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت اور پڑھا کر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ [مسلم، ۱/۲۱۴، باب السھو فی الصلاۃ و السجود له، سنن ابوداود، ۱/۱۴۶، باب فی سجدۃ السھو]

☆ حدیث مذکور سے صاف ثابت ہے کہ عصر میں چار رکعت نماز فرض ہے۔

علاوہ ازیں سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام..... حین کان ظله

مثله فقال قم فصل فصلی العصر أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے...اس وقت جب کہ سایہ ایک مثل ہوگیا اور کہا کہ کھڑے ہوجائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عصر کی چار رکعت نماز اَدا فرمائی۔[۱/۱۲۶۳،باب عدد رکعات الصلوات الخمس]

☆ اس حدیث سے بھی عصر کی نماز فرض کا چار رکعت ہونا ثابت ہے

الحاصل: درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز مغرب کی فرض رکعات

نماز مغرب کی فرض رکعات تین ہیں۔بخاری شریف میں حضرت ابن شہاب سے مروی وہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

"کان ابن عمر ، رضی اللّٰه عنهما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة . قال سالم وأخر ابن عمر المغرب ، وكان استصرخ علی امرأته صفیة بنت أبی عبید فقلت له الصلاة فقال سر فقلت الصلاة فقال سر حتی سار میلین ، أو ثلاثة ثم نزل فصلی ثم قال هكذا رأیت النبی ﷺ یصلی إذا أعجله السیر وقال عبد اللّٰه رأیت النبی ﷺ إذا أعجله السیر یؤخر المغرب فیصلیها ثلاثا ثم یسلم"

یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ نیز سالم نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب کو مؤخر کردیا تھا اور جب کہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت کی خبر ملی میں نے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا، انہوں نے کہا: چلے چلو، میں نے کہا پھر کہا کہ

نماز کا وقت ہو گیا انہوں نے کہا بڑھے چلو، یہاں تک کہ دو یا تین میل چل لیے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب آپ ﷺ کو جلدی جانا ہوتا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے۔ [۱/۱۴۸ باب یصلی المغرب ثلاثا فی السفر]

☆ بخاری شریف کی درج بالا حدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ مغرب (فرض) نماز تین رکعت ہے۔

نیز مسلم شریف میں حضرت شہاب سے مروی:

”ان عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عمر أخبرہ أن أباہ قال جمع رسول اللّٰہ ﷺ بین المغرب والعشاء لیس بینھما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات“

یعنی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے) اور آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [مسلم، ۱/۴۱۷، باب الإفاضة من عرفات إلی المزدلفة واستحباب صلاتی المغرب والعشاء]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

”قال رسول اللّٰہ ﷺ أتانی جبریل علیه السلام حین طلع الفجر وذکر الحدیث وقال فی وقت المغرب، ثم أتانی حین سقط القرص فقال قم فصل فصلیت المغرب ثلاث رکعات، ثم

أتانی من الغد حین سقط القرص فقال قم فصل فصلیت المغرب ثلاث رکعات“

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس طلوع فجر کے وقت جبریل آئے اورحدیث ذکر کی اور کہا وقت مغرب کے سلسلے میں کہ پھر آئے جبریل میرے پاس جب سورج کی ٹکیہ ختم ہوگئی پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی پھر دوسرے روز پھر اسی وقت میرے پاس آئے پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعات اَدا کی۔ [سنن دارقطنی، ۱/ ۴۸۷]

حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے فرماتی ہیں:

”کان أول ما افترض علی رسول اللّٰہ ﷺ الصلاۃ رکعتان رکعتان ، إلا المغرب ، فإنها کانت ثلاثا “

یعنی رسول اللہ ﷺ پر اولاً دو دو رکعت نماز فرض ہوئی سوائے مغرب کے کہ وہ تین رکعت ہوئی۔[مسند احمد ۶ /۲۷۲]

☆ الحاصل: صحیح مسلم، سنن دارقطنی اور مسند احمد کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب میں فرض نماز تین رکعت ہے۔

نماز عشا کی فرض رکعات

عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

”شکا أهل الکوفة سعدا إلی عمر رضی اللّٰہ عنه فعزله واستعمل علیهم عمارا ، فشکوا ، حتی ذکروا أنه

لا يحسن يصلي ، فأرسل إليه فقال: يا أبا إسحاق إن هؤلاء يزعمون أنک لا تحسن تصلي ؟ قال أبو إسحاق أما أنا والله فإني كنت أصلي بهم صلاة رسول الله ﷺ ما أخرم عنها ، أصلي صلاة العشاء ، فأركد في الأوليين ، وأخف في الأخريين قال كذاک الظن بک يا ابا إسحاق''

یعنی کوفہ والوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کی شکایت کی حضرت عمر نے حضرت سعد کو معزول فرمادیا اور عمار کو ان کا گورنر بنادیا انہوں نے حضرت سعد کی بہت زیادہ شکایتیں کیں یہاں تک کہ وہ نماز بھی درست نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں بلا کر ان سے کہا کہ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت سعد بولے۔ خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسی حضور ﷺ کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ میں عشا کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو ہلکی پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! تم سے یہی امید تھی۔

[۱/۱۰۴، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فى الصلوات كلها فى الحضر والسفر]

☆ بخاری کی مذکور بالا حدیث سے صاف طور پر ثابت ہے کہ عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نیز مسند احمد میں حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں:

''صليت مع رسول الله ﷺ فى الحضر والسفر فصلى الظهر فى الحضر أربعا وبعدها ركعتين وصلى العصر أربعا وليس بعدها شيء وصلى المغرب ثلاثا وبعدها ركعتين وصلى العشاء

أربعا وصلى فى السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين وليس بعدها شيء والمغرب ثلاثا وبعدها ركعتين والعشاء ركعتين وبعدها ركعتين"

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضر میں اور سفر میں ۔ نبی ﷺ نے حضر میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی چار رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عشا کی چار رکعت پڑھی اور سفر میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب تین رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عشاء دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت ۔[۹۰/۲]

اور معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت صرد بن ابو مبارک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

"سمعت حبيب بن أبى فضالة المكى، قال : لما بنى هذا المسجد مسجد الجامع، قال وعمران بن حصين جالس فذكروا عنده الشفاعة، فقال رجل من القوم: يا أبا نجيد لتحدثونا بأحاديث ما نجد لها أصلا فى القرآن، فغضب عمران بن حصين، وقال لرجل قرأت القرآن؟

قال: نعم، قال: وجدت فيه صلاة المغرب ثلاثا، وصلاة العشاء أربعا، وصلاة الغداة ركعتين، والأولى أربعا، والعصر أربعا؟ قال: لا، قال: فعمن أخذتم هذا الشأن؟ألستم أخذتموه عنا، وأخذناه عن رسول الله ﷺ"

یعنی میں نے حبیب بن ابو فضالہ مکی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب یہ جامع مسجد

بنائی گئی تو ایک روز عمران بن حصین اس میں تشریف فرما تھے، لوگوں نے ان کے سامنے شفاعت کا ذکر کیا، اتنے میں ایک آدمی بول پڑا: اے ابونجید! ہم سے وہ حدیثیں بیان کریں کہ ہم قرآن میں جن کی اصل پائیں۔ عمران بن حصین نے غضبناک لہجے میں اس سے فرمایا کہ کیا تونے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ کیا تو اس میں نماز مغرب کی تین، عشا کی چار، فجر کی دو، اور ظہر وعصر کی چار رکعتیں پاتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب تم نے کس سے لیا؟ کیا تم نے یہ سب ہم سے نہیں لیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے۔ [۱۲۶/۱۳]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

"قال النبی ﷺ أتی جبریل علیه السلام.... حین غاب الشفق فقال: قم فصل فصلی العشاء الآخرة أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غروبِ شفق کے وقت جبریل میرے پاس آئے، اور اس وقت اندھیرا چھا چکا تھا، تو مجھ سے کہا کہ: کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عشا کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[۱/۱ ۳۶، باب عدد رکعات الصلوات الخمس]

☆ الحاصل:۔ مسند احمد، معجم الکبیر للطبرانی اور سنن دارقطنی کی مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ عشا کی فرض نماز چار رکعت ہے۔



جمعه کی فرض رکعات کا بیان

جمعہ میں فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے مروی ہے فرماتے ہیں:

''قال عمر صلاۃ الجمعۃ رکعتان''

یعنی حضرت عمر نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۵۹،باب عددصلاۃالجمعۃ]

اور مسلم شریف میں حضرت عبیداللہ ابن ابورافع سے مروی فرماتے ہیں:

''استخلف مروان أبا هريرة على المدينة وخرج إلى مكة فصلى لنا أبو هريرة الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة فى الركعة الآخرة (إذا جاء ک المنافقون)''

یعنی مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ (إِذَا جَائَکَ الْمُنَافِقُونَ) پڑھی۔

[مسلم، ۱/۲۸۷،باب فی قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین....فی صلاۃ الجمعۃ]

☆ مسلم شریف کی اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

نیز سنن ابوداؤد میں حضرت نافع سے روایت ہے :

” أن ابـن عمر رأی رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعة فی مقامه فدفعه و قال أتصلی الجمعة أربعا“

یعنی عبداللہ ابن عمر نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اسی جگہ (جہاں اس نے جمعہ کی دو رکعت نماز ادا کی تھی) نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اس کو ہٹایا اور فرمایا کہ کیا جمعہ کی چار رکعت نماز پڑھ رہا ہے (یعنی جمعہ کی نماز تو دو رکعت ہے تو اسی جگہ جہاں پر ابھی جمعہ کی دو رکعت پڑھی ہیں دو اور پڑھ رہا ہے گویا جمعہ کی چار رکعت پڑھ رہا ہے؟۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۶۰، باب الصلاۃ بعد الجمعة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی جمعہ کی فرض نماز کا دو رکعت ہونا واضح ہے

الحاصل :۔مندرجہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔





نماز قصر کا بیان

حالت سفر میں نمازوں کی رکعات

مسافر شخص پر از روئے شرع چار رکعتی فرض نماز میں صرف دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ احادیث کی روشنی میں قصر نمازوں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"إن اللّٰه فرض الصلاة على لسان نبيكم ﷺ على المسافر ركعتين وعلى المقيم أربعا"

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض فرمایا تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر مسافر کے لئے دو رکعت اور مقیم کے لئے چار رکعت)[صحیح مسلم، ۱/ ۲۴۱: كتاب صلاة المسافرين وقصرها]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں صاف صراحت ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعت والی نماز میں قصر ہے یعنی اسے دو رکعت ادا کرنا ہے۔

اور حضرت شعبہ نے حضرت یحییٰ بن یزید سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نبی ﷺ کی نماز قصر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا

"كان رسول اللّٰه ﷺ إذا خرج مسيرة ثلاثة أميال أو ثلاثة فراسخ شعبة الشاك صلى ركعتين"

(رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (راوی حضرت شعبہ کو اس میں شک ہے) کے لئے نکلتے تھے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے)[صحیح

مسلم، ۱/۲۴۲: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

اس حدیث پاک سے بھی صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں قصر نماز ادا فرماتے تھے یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

نیز حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ نبی کریم ﷺ سے مروی ''أنه صلى صلاة المسافر بمنى وغيره ركعتين'' (نبی کریم ﷺ نے منیٰ اور اس کے علاوہ میں سفر کی نماز دو رکعت ادا فرمائی)[صحیح مسلم، ۱/۲۴۳: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا]

☆ یہ حدیث پاک بھی اس بات کی صاف گواہی دے رہی ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعت ہے۔

تنبیہ: بندوں کے لئے سفر میں جو رخصت ہے وہ صرف فرائض میں ہے واجب اور سنن ونوافل میں نہیں انہیں حالت سفر میں ہو یا حالت حضر میں مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

''صليت مع النبی ﷺ فی الحضر والسفر، فصليت معه فی الحضر الظهر أربعا وبعدها ركعتين، وصليت معه فی السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين، والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيئا، والمغرب فی الحضر والسفر سواء، ثلاث ركعات، لا ينقص فی حضر ولا سفر، وهی وتر النهار، وبعدها ركعتين''

(یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر وسفر میں نماز ادا کی نبی ﷺ کے ساتھ میں نے حضر میں نماز ظہر چار رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور سفر میں ظہر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور عصر دو رکعت اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی اور مغرب حضر وسفر دونوں میں برابر تین رکعات نہ حضر میں کم نہ سفر میں اور وہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت (سنت)

پڑھی)[سنن ترمذی، ۱/ ۱۲۳ ،باب ماجاء فی التطوع فی السفر]

نیز حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے

''أن النبی ﷺ کان یتطوع فی السفر قبل الصلاۃ و بعدھا''

(یعنی نبی کریم ﷺ سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نفل ادا فرماتے تھے)[مرجع سابق]

☆ الحاصل:۔ سنن ترمذی کی مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ حالت سفر میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر ہے، یعنی اس میں دو رکعت ادا کرنا ہے اس کے علاوہ میں نہیں نیز نماز کے بعد اور اس سے پہلے کے سنن ونوافل اور وتر وغیرہ واجب نمازیں حسب معمول ادا کی جائیں گی۔ ان کو نہ ترک کیا جائے گا نہ اس میں تخفیف ہوگی۔



واجب نمازوں کی رکعات کا بیان احادیث میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

نماز وتر تین رکعات ہیں۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

" قال رسول اللّٰہ ﷺ الوتر حق علی کل مسلم فمن أحب أن یوتر بخمس فلیفعل ومن أحب أن یوتر بثلاث فلیفعل ومن أحب أن یوتر بواحدۃ فلیفعل"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے تو جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھے اور اگر تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے۔

[سنن ابو داود، ۱/ ۲۰۱، باب کم الوتر]

☆ اس حدیث مبارک میں نماز وتر تین رکعات سے پانچ رکعات تک ہے یعنی اگر کوئی تین رکعات نماز وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے اور اگر پانچ پڑھنا چاہے تو پانچ۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

"کان النبی ﷺ یوتر بثلاث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلاث سور آخرھن قل ھو اللّٰہ أحد وفی الباب عن عمران بن حصین وعائشۃ وابن عباس وأبی أیوب و عبد الرحمن بن ابزی عن أبی کعب یروی أیضا عن عبد الرحمن بن أبزی عن النبی ﷺ ھکذا روی بعضھم فلم یذکر فیہ عن أبی و ذکر بعضھم عن عبد الرحمن بن أبزی عن أبی قال

أبــو عيســى وقــد ذهـب قـوم مـن أهـل الـعـلـم مـن أصـحـاب الـنـبـى ﷺ وغيـرهـم إلـى هـذا ورأوا أن يوتر الرجل بثلاث قال سـفيـان إن شـئـت أوترت بخمس وإن شئت أوترت بثلاث وإن شـئـت أوترت بركعة قال سفيان والذى أستحب أن يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك وأهل الكوفة‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اوران میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورۃ اخلاص ہوتی تھی۔اس باب میں عمران بن حصین عائشہ ابن عباس ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے.....امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں فقہا صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پانچ رکعت تین رکعت ایک رکعت جتنی چاہے پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ابن مبارک اوراہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔[سنن ترمذی:۱/۱۰۶، باب فی الوتر بثلاث]

☆ سنن ترمذی کی درج بالا حدیث پاک میں حضرت علی سے نبی کریم ﷺ کے وتر نماز تین رکعت ثابت ہے۔اورامام ترمذی فرماتے ہیں فقہاءصحابہ کی ایک جماعت کا یہی عمل ہے کہ نماز وتر تین رکعت ہے علاوہ ازیں سفیان ثوری کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی وتر تین رکعت ہی ادا کرنا مستحب ہے اورحضرت عبداللہ ابن مبارک اوراہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

سنن نسائی میں حضرت ابی بن کعب سے مروی:

’’أن رسول الله ﷺ كان يوتر بثلاث ركعات‘‘

یعنی اللہ کے رسول ﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۱، باب كيف الوتر بثلاث]

اسی میں حضرت عباس سے مروی ہے :

"کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث"

یعنی رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔[ایضا]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

" قال رسول اللہ ﷺ وتر اللیل ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب"

یعنی عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کے وتر تین رکعت ہیں جیسے دن کی وتر نماز مغرب ہے۔

[۲/ ۳۴۹،الوتر ثلاث کثلاث المغرب]

☆ سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی درج بالا روایتوں میں بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تین رکعت وتر کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل :۔عشاء کے بعد وتر نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دونوں میں دو دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف اور سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی درج ذیل حدیث پاک میں ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

”أن رسول اللّٰهﷺخرج یوم أضحی أو فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلها ولا بعدها“

[سنن نسائی، ۱/ ۱۸۰،باب الصلاۃقبل العیدین وبعدها]

یعنی رسول اللہﷺعیداضحیٰ یا عیدفطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماا ادا فرمائی نہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔[مسلم: ۱ /۲۹۱کتاب العیدین]

☆ مسلم شریف کی درج بالاحدیث مبارک میں نبی کریمﷺسے عیدالفطر اور عیداضحیٰ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

اور سنن نسائی میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

”صلاۃ الأضحی رکعتان وصلاۃ الفطر رکعتان “

یعنی بقرعید کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/ ۱۷۸،باب عددصلاۃ العیدین]

نیز صحیح ابن خزیمہ میں حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

” قال عمر صلاۃ الأضحی رکعتان و.....صلاۃ الفطر رکعتان“

یعنی حصرت عمر نے فرمایا کہ عیداضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

☆ سنن نسائی اور صحیح ابن خزیمہ کی درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

الحاصل: عیدالفطر اور عیداضحیٰ میں دو رکعت نماز واجب ہے۔





احادیث میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ

رکعتوں کا اجمالی ذکر

دن رات کی پنج وقتہ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعات کی تعداد بارہ رکعت ہے

مسلم شریف میں زوجہ رسول ﷺ حضرت ام حبیبہ سے مروی فرماتی ہیں :

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما من عبد مسلم یصلی للّٰہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ إلا بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ أو إلا بنی لہ بیت فی الجنۃ"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعت نماز نفل غیر فرض اَدا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے یا بنائے گا۔ [مسلم، ۱/ ۲۵۱،باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن وبیان عددھن]

☆ اس حدیث پاک میں اس بات کی صاف صراحت ہے کہ نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

اور یہی حکم نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ سے مروی سنن نسائی کی درج ذیل حدیث سے بھی ثابت ہے۔فرماتی ہیں

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من رکع ثنتی عشرۃ رکعۃ فی یومہ ولیلتہ سوی المکتوبۃ بنی اللّٰہ لہ بھا بیتا فی الجنۃ". [سنن

نسائی، ۱/ ۱۹۹ ،باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة]

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اور حضرت ام حبیبہ سے ہی مروی فرماتی ہیں :

"قال النبی ﷺ من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں تو اس کے لیے ان رکعتوں کے باعث جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۱۷۸ ،باب التطوع ورکعات السنة]

☆ حضرت ام حبیبہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ روزانہ فرض نماز کے علاوہ سنت (مؤکدہ) نماز بارہ رکعت ہے۔

نیز سنن ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

" قال رسول اللّٰه ﷺ من ثابر علی ثنتی عشرة رکعة من السنة بنی اللّٰه له بیتا فی الجنة أربع رکعات قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت

فجر سے پہلے۔[سنن ترمذی: ۱/ ۹۴،باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعات کی تعداد کے ساتھ ان کی ادائیگی کا وقت بھی ذکر ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیثمیں اجمالاً نماز پنجگانہ کی جملہ سنن مؤکدہ کی تعداد بارہ ذکر کی گئی ہے۔یعنی نماز پنجگانہ میں جملہ سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

ہم ذیل میں ان تمام سنن مؤکدہ کا تفصیلی بیان قلمبند کرتے ہیں۔

احادیث کریمہ میں سنن مؤکدہ رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

نماز فجر میں فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل حدیث سے یہ بات ثابت ہے وہ فرماتی ہیں:

”کان رسول اللہ ﷺ إذا سکت المؤذن بالأولی من صلاة الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلاة الفجر بعد أن یستبین الفجر ثم اضطجع علی شقه الأیمن حتی یأتیه المؤذن للإقامة“

یعنیجب مؤذن فجر کی اذان کہہ کے خاموش ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے کھڑے ہوکر مختصر سی دو رکعت نماز پڑھتے اور اپنے

بائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے آجاتا۔

[بخاری، ۱/۸۷، کتاب الاذان، باب من انتظر الاقامة، مسلم، ۱/۲۵۴، باب صلاۃ اللیل]

صحیح بخاری ہی میں حضرت عائشہ سے دوسری روایت ہے فرماتی ہیں :

”لم یکن النبی ﷺ علی شیء من النوافل أشد منه تعاهدا منه علی رکعتی الفجر“

یعنی نبی ﷺ کسی نفل کا اس قدر التزام نہ فرماتے جس قدر فجر کی دو رکعتوں پر پابندی فرماتے۔ [بخاری، ۱/۱۵۶، کتاب التہجد، باب تعاھد رکعتی الفجر]

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں:

” أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظهر و رکعتین قبل الغداة“

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعت نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری، ۱/۱۵۷، باب الرکعتان قبل الظهر]

مزید فرماتی ہیں :

” کان النبی ﷺ یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء و الإقامة من صلاة الصبح“

یعنی نبی کریم ﷺ نماز فجر میں اذان اور اقامت کے دوران دو رکعتیں مختصر سی پڑھتے تھے۔

[بخاری، ۱/۸۷، باب الاذان بعد الفجر، مسلم، ۱/۲۵۰، باب استحباب رکعتی سنة الفجر]

نیز مسلم شریف میں حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی فرماتی ہیں :

”عن النبی ﷺ قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا و ما فیھا“

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔[مسلم،۱/۲۵۱ باب استحباب سنۃ رکعتی الفجر]

مزید فرماتی ہیں :

”إن النبی ﷺ لم یکن علی شیء من النوافل أشد معاھدۃ منه علیٰ رکعتین قبل الصبح“

یعنی بیشک نبی ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ اہتمام صبح کی سنتوں کا کرتے تھے۔[ایضا]

اسی صحیح مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

”کان إذا سکت المؤذن من الأذان لصلاۃ الصبح، و بدا الصبح، رکع رکعتین خفیفتین قبل أن تقام الصلاۃ“

یعنی جب مؤذن اَذان کہہ لیتا اور صبح صادق شروع ہو جاتی تو آپ جماعت قائم ہونے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔[ایضا ص۲۵۰]

☆ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی بخاری و مسلم کی درج بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ فجر کی فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

” اخبرتنی حفصة أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی قبل الصبح رکعتین“

یعنی مجھے حضرت حفصہ نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۷، ۱۹۸، باب وقت رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں ان سنتوں کی قضا سے متعلق ہے :

”عن قيس بن عمرو قال رأى النبى ﷺ رجلا يصلى بعد صلاة الصبح ركعتين فقال النبى ﷺ صلاة الصبح مرتين ؟ فقال له الرجل إنى لم أكن صليت الركعتين اللتين قبلها ، فصليتهما قال فسكت النبى ﷺ .

یعنی حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی نماز دو بار ہے اس نے عرض کی کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[سنن ابن ماجه: ص ۸۰، باب فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا احادیث میں بھی فجر کی دو رکعت نماز سنت مؤکدہ کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نماز فجر میں دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔



ظہر کی سنتوں کا ثبوت

ظہر کی ابتدائی سنت مؤکدہ رکعات

نماز ظہر کے فرض ادا کرنے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔ملاحظہ ہو:

بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے :

"أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظهر"

یعنی نبی ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری:۱/ ۱۵۷، باب الرکعتان قبل الظہر]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز ظہر کے فرض سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

"من حافظ علی أربع رکعات قبل الظهر و أربع بعدها حرمه الله علی النار"

یعنی جو شخص ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعات نماز (نوافل) کا اہتمام کرے، اللہ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۱۸۰، باب الاربع قبل الظهر و بعدها، سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظهر، سنن ابن ماجه، ص ۸۱، باب ماجاء فیمن صلی قبل الظهر اربعا و بعدها اربعا]

اسی میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

”أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن أبواب السماء“

یعنی (نبی ﷺ نے فرمایا) ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۸۰،باب الاربع قبل الظهر وبعدها]

☆ حضرت حفصہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

”سألت عائشة عن صلاة رسول اللهﷺعن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين“

میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے۔

[صحیح مسلم، ۱/۲۵۲،باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

”کان النبی ﷺ یصلی قبل الظهر أربعا وبعدها رکعتین“

یعنی حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[:ا/۹۶، باب ما جاء فی الأربع قبل الظهر]

سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

”یصلی قبل الظهر أربعا وبعدها ثنتین‘. [سنن نسائی، ۱/۱۰۱، الصلاة قبل العصر]

یعنی نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمائی۔

☆ سنن ترمذی اورسنن نسائی کی مندرجہ بالااحادیث میں نبی کریم ﷺ کا ظہر سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

الحاصل :۔احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) اَدا فرماتے تھے۔



بعدِظہر سنت مؤکدہ رکعتوں کابیان

ظہر کے فرض کے بعد دورکعت نماز سنت مؤکدہ ہے:

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں :

''صلیت مع رسول اللهﷺ رکعتین بعد الظهر''

یعنی میں نے نبیﷺ کے ساتھ نمازِظہر کے بعد دورکعت پڑھیں۔

[صحیح بخاری، ۱/۱۵۶ ،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی،سنن مسلم،]

☆ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی کریمﷺ نماز ظہر کے بعد دورکعت نماز (سنت مؤکدہ)ادافرماتے تھے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

'' کان رسول اللهﷺ إذا فاتته الأربع قبل الظهر، صلاها بعد الرکعتین بعد الظهر''

یعنی نبیﷺ سے اگرظہر سے قبل کی چار سنتیں فوت ہوجاتیں تو آپ انہیں ظہر کی دورکعتوں کے بعداَدافرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه،ص۸۰،باب من فاتته الأربع قبل الظهر]

سنن نسائی میں حضرت ام سلمہ سے مروی فرماتی ہیں :

'' أن النبیﷺ صلی فی بیتها بعد العصر رکعتین مرة واحدة وأنها ذکرت ذلک له فقال هما رکعتان کنت أصلیهما بعد الظهر فشغلت عنهما حتی صلیت العصر''

یعنی نبیﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دورکعتیں ادافرمائیں اور جب

آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ میں ظہر کے بعد جو دو رکعت پڑھتا ہوں آج میں انہیں نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی تو یہ وہ دو رکعت نماز ہے۔[۱/۶۷،باب الرخصة فی الصلاۃ بعد العصر]

☆ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے مروی درج بالا احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے بعد دو رکعت (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ذکر موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث مذکورہ سے ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

مغرب کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے: جیسا کہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"صلیت مع رسول اللّٰه ﷺ .....رکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔[صحیح بخاری، ۱/۱۵۶،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی،صحیح مسلم]

☆ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ :

"ما أحصی ما سمعت من رسول اللّٰه ﷺ یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاۃ الفجر ب بقل یا أیها

الکافرون وقل ھو اللہ أحد ‘‘

میں نے بار بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیھما]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمانا ثابت ہے۔

سنن نسائی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے :

’’أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی بعد المغرب رکعتین فی بیتہ‘‘

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[سنن نسائی، ۱/۱۰۰، باب الصلاۃ بعد الظہر]

☆ اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ سے مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں انہیں سے مروی ہے فرماتے ہیں :

’’صلیت مع النبی ﷺ رکعتین بعد المغرب فی بیتہ ‘‘

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعت نماز آپ ﷺ کے گھر میں اَدا کی۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸ ،باب ماجاء أنہ یصلیھما فی البیت]

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

’’کان النبی ﷺ یصلی المغرب ، ثم یرجع إلی بیتی فیصلی

رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز اَدا فرمانے کے بعد میرے گھر میں واپس لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه، ص ۸۱، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب]

سنن ترمذی حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"عن النبی ﷺ (قال) من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة"

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب فضل التطوع ست رکعات بعدالمغرب]

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مؤخرالذکر تینوں احادیث سے یہی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

مؤخرالذکر حدیث سے مغرب کی نماز کے بعد سے عشا تک بیس رکعت نفل نماز ثابت ہے، اس میں دو رکعت ابتدائی سنت (مؤکدہ) اور چھ رکعات اوابین بھی ہیں۔

عشا کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

" أن رسول اللّٰه ﷺ كان يصلي .... بعد العشاء ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ عشا کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

[صحيح بخارى ، ١/١٢٨ ،باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها،صحيح مسلم]

مسلم شریف میں ہے :

"عن عبد اللّٰه بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول اللّٰه ﷺ عن تطوعه فقالت.... يصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين"

یعنی عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز ادا کرنے سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے اور میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحيح مسلم، ١/٢٥٢ ،باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ مذکورہ بالا دونوں احادیث میں عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

نیز بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"بت في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث زوج النبي وكان

النبی ﷺ عندها فی لیلتها فصلی النبیﷺ العشاء ثم جاء إلی منزله فصلی أربع رکعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغلیم، أو کلمة تشبهها ثم قام فقمت عن یساره فجعلنی عن یمینه فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتی سمعت غطیطه ، أو خطیطه ، ثم خرج إلی الصلاۃ''

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ نبی کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں رات گزاری، نبیﷺ بھی اس رات وہیں تھے نبیﷺ عشا کی نماز ادا فرماکے اپنے گھر تشریف لائے چار رکعت نماز ادا کی پھر سوگئے پھر فرمایا کہ بچہ سوگیا یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر کھڑے ہوگئے میں آپﷺ کے بائیں کھڑا ہوگیا تو آپ نے مجھے اپنے بائیں جانب کرکے پانچ رکعت نماز ادا فرمائی پھر دو رکعت پڑھی پھر سوگئے یہاں تک کہ میں نے آپﷺ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ فجر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے

۔[صحیح بخاری، ۱/۲۲،باب السمر فی العلم]

سنن ابوداؤد میں ہے :

''عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث فصلی النبیﷺ العشاء ثم جاء فصلی أربعا ثم نام ثم قام یصلی فقمت عن یساره فأدارنی فأقامنی عن یمینه فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطه أو خطیطه ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الغداۃ''

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری نبی کریمﷺ عشا کی نماز ادا فرماکے

تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا فرمائی پھر سو گئے پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے گھما کر مجھے دائیں جانب کر لیا پانچ رکعت پڑھی پھر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر تشریف لے گئے نماز فجر اَدا فرمائی۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۹۲،باب صلاۃ اللیل]

☆ صحیح بخاری اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ عشا کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت ادا فرماتے یعنی دو سنت مؤکدہ اور دو نفل اور آرام سے اٹھنے کے بعد پانچ رکعت نماز یعنی تین وتر اور دو نفل ادا فرماتے۔

الحاصل:۔ عشا کے بعد دو رکعت سنت (مؤکدہ) ہیں دو رکعت نفل اور تین وتر اور پھر دو نفل، یعنی عشا کے بعد کل سنن ونوافل سوائے تین رکعت وتر واجب کے کل سنن ونوافل چھ رکعت ہیں۔

نماز جمعہ سے قبل کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز پہلے سنت مؤکدہ چار رکعات ہیں:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں:

"كان النبی ﷺ یرکع قبل الجمعة أربعا ."

یعنی نبی ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه: ص ۷۹،باب ماجاء فی الصلاة قبل الجمعة]

☆ درج بالا حدیث سے نبی کریم ﷺ کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

" كان رسول الله ﷺ يركع قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا "

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے

اور جمعہ کے بعد چار رکعت۔[مجمع الزوائد:۲/۲۳۰]

☆اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا جمعہ سے قبل چار رکعت

نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی :

" أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا "

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[۱/۱۱۸ باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

اور معجم الکبیر لطبرانی میں ابو اسحاق سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن ابن مسعود كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات"

یعنی ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ابن مسعود جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد چار رکعت۔[معجم الکبیر للطبرانی]

☆ مندرجہ بالا مؤخر الذکر سنن ترمذی اور معجم الکبیر للطبرانی کی دونوں روایتوں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے ذکر کیا گیا ہے۔

الحاصل:۔مندرجہ بالا احادیث سے جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے :

" قال رسول اللہ ﷺ إذا صلی أحدکم الجمعة فلیصل بعدها أربعا"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب فی استحباب اربع رکعات او الرکعتین بعدالجمعة]

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"عن أبی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ من کان منکم مصلیا بعد الجمعة فلیصل أربعا"

یعنی حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعت پڑھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۷ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ حضرت ابو ہریرہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

''أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا''

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸، باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

مجمع الزوائد میں حضرت علقمہ بن قیس سے مروی ہے:

''أن ابن مسعود صلى يوم الجمعة بعد ما سلم الإمام أربع ركعات''

یعنی ابن مسعود نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا فرمائی۔[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ سنن ترمذی اور مجمع الزوائد کی آخری دونوں حدیثوں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

الحاصل:۔ درج بالا احادیث سے جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔



احادیث میں سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبلِ نماز عصر سنت غیر مؤکدہ رکعات

نماز عصر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہے:

سنن ابوداؤد و ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :

"عن النبی ﷺ قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعًا"

یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے جو عصر کی نماز سے قبل چار رکعات پڑھے۔

[ابوداود، ۱/۱۸۰، باب الصلاۃ قبل العصر، سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب الاربع قبل العصر]

سنن ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"کان النبی یصلی قبل العصر اربع رکعات"

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب فی الاربع قبل العصر]

☆ سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی کی مذکورہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ثابت ہوا کہ عصر سے پہلے سنت (غیر مؤکدہ) چار رکعات ہے۔

علاوہ ازیں سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

"یصلی قبل العصر أربعا" [سنن نسائی]

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے ۔

☆سنن نسائی کی درج بالا حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل :۔عصر کی فرض نماز سے قبل سنت غیر مؤکدہ چار رکعا تہے ۔

قبل عشا سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

عشا سے پہلے کی چار سنتوں کا ذکر کتب احادیث میں نہیں ہے البتہ فقہ حنفی کی کتاب 'الاختیار لتعلیل المختار لابن المودود' میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل روایت نقل کی گئی ہے جس میں عشا سے قبل چار رکعات سنتوں کا ثبوت موجود ہے :

" أنه عليه الصلاة والسلام كان يصلي قبل العشاء أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ عشا سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[۱/۷۲]

☆الحاصل: عشاء کے فرض ادا کرنے سے قبل چار رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت غیر مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز کے بعد سنت غیر مؤکدہ دو رکعات ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے :

"أن رسول الله ﷺ...، وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد واپس آکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحيح بخاری ، ۱/ ۱۲۸ ،باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت سالم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں :

"أن النبی ﷺ کان یصلی بعد الجمعة رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد دورکعت نماز پڑھتے تھے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب فی استحباب اربع رکعات او الرکعتین بعدالجمعة]

☆ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی درج بالا احادیث سے ثابت کہ نبی ﷺ نماز جمعہ (فرض) ادا کرنے کے بعد دورکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

اور سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی ہے :

"أنه أمر أن یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم أربعا "

یعنی انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ کے بعد دورکعت پڑھو اور اس کے بعد چار رکعت۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸ ،باب الصلاۃ قبل الجمعة و بعدھا]

☆ اس روایت میں جمعہ کے بعد کی دورکعت سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت سنت مؤکدہ کا بیان ہے۔

نیز مجمع الزوائد میں حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے فرماتے ہیں

" کان عبد اللہ بن مسعود یعلمنا أن نصلی أربع رکعات بعد الجمعة حتی سمعنا قول علی صلوا ستا وقال أبو عبد الرحمن فنحن نصلی ستا"

یعنی عبداللہ بن مسعود ہمیں بتاتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں یہاں تک کہ ہم نے حضرت علی کا فرمان سنا کہ چھ رکعت پڑھو اور ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم چھ رکعت پڑھتے تھے۔[مجمع الزوائد/۲/۲۳۰]

اسی میں حضرت قتادہ سے مروی :

”أن ابن مسعود کان یصلی بعد الجمعة ست رکعات“

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود جمعہ کے بعد چھ رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ مجمع الزوائد کی ان دونوں روایتوں میں بھی چار سنت مؤکدہ اور دو سنت غیر مؤکدہ رکعات کا بیان ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چھ رکعت نماز ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔



پنجگانہ نمازوں کی نفل رکعات کا بیان

بعدِظہر نفل رکعتوں کا بیان

ظہر کی سنت بعد یہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔ :

سنن نسائی میں حضرت عنبسہ بن ابوسفیان سے مروی فرماتے ہیں :

”أخبرتني أختي أم حبيبة زوج النبي ﷺ أن حبيبها أبا القاسم ﷺ أخبرها قال ما من عبد مؤمن يصلي أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار أبدا إن شاء الله عز و جل“

یعنی مجھے میری بہن حضرت ام حبیبہ نے بتایا کہ ان کے حبیب ابوالقاسم ﷺ نے انہیں بتایا کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو ظہر کے بعد چار رکعت نماز اَدا کرے اسے جہنم کی آگ چھوے۔ ان شاء اللہ۔

[١ / ٢٠١ باب الاختلاف على اسماعيل]

☆ الحاصل: اس حدیث پاک سے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا ثابت ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل۔

عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عشاء کی سنت بعد یہ کے بعد نفل نماز دو رکعت ہے:

سنن ابوداؤد میں حضرت زرارہ بن اوفی سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی

کریم ﷺ کی رات کی نمازوں سے متعلق استفسار کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا :

” کان یصلی صلاۃ العشاء فی جماعۃ ثم یرجع إلی أھلہ فیرکع أربع رکعات“

یعنی نبی ﷺ نماز عشا جماعت سے ادا فرمانے کے بعد اپنے گھر والوں میں تشریف لے آتے تھے او چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[سنن ابوداود، ۱/۱۹۰، باب صلاۃ اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل کا مجمل ذکر کیا گیا ہے۔

سنن دارقطنی میں حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں :

” من صلی أربع رکعات بعد العشاء فقرأ فیھن وأحسن رکوعھن وسجودھن کان أجرہ کأجر من صلاھن فی لیلۃ القدر“

یعنی جو شخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نماز بہتر رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرے تو اس کا ثواب شب قدر میں ادا کی گئی نمازوں کے ثواب کے مثل ہوگا۔[۲/۴۲۱، باب تخفیف الصلاۃ]

☆ اس حدیث پاک میں بھی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔

معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں

”قال رسول اللہ ﷺ من صلی العشاء فی جماعۃ وصلی أربع رکعات قبل أن یخرج من المسجد ،کان کعدل لیلۃ القدر“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی

اور مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات مزید پڑھیں تو وہ شب قدر کے برابر ہو جائیں گی۔[۳۵۱/۱۱]

☆ یہ حدیث پاک بھی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل نماز کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نفل۔

وتر کے بعد نفل رکعتوں کا بیان

وتر نماز کے بعد نبی کریم ﷺ سے دو رکعت نماز نفل ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو :

سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت :

"أن رسول اللّٰہ...رکع رکعتین وھو جالس بعدالوتر"

یعنی رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نماز بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۹۱، باب فی صلاۃ اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں صاف صراحت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو نفل ادا فرماتے تھے۔

سنن ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعات ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸، باب ماجاء لاوتران فی لیلۃ]

☆ اس حدیث میں بھی وتر کے بعد دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے۔

سنن نسائی میں حضرت یحیٰی بن کثیر سے مروی انہوں نے فرمایا :

”أخبرنی أبو سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة عن صلاة رسول اللّٰہ ﷺ من اللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرة رکعة تسع رکعات قائما یوتر فیها ورکعتین جالسا“

یعنی مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ رات کی نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی ﷺ تیرہ رکعت ادا فرماتے نو رکعات کھڑے ہو کر اسی میں وتر بھی ہوتے اور پھر دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔

[۱۹۶/۱، باب إباحة الصلاة بین الوتر وبین رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی :

”أن النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وھو جالس“

یعنی نبی کریم ﷺ وتر پڑھنے کے بعد ہلکی سی دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔[ص ۸۳، باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالسا]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ احادیث سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔

الحاصل :۔ نماز وتر کے نبی کریم ﷺ دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے۔



مختلف سنن ونوافل نمازوں کی

رکعتوں کابیان احادیث کی روشنی میں

نمازتراویح کی رکعتوں کا بیان

یوں تو بہت سی روایتوں سے نمازتراویح کی بیس رکعات ثابت ہیں ہم یہاں چند روایتوں کو نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

سنن کبری بیہقی میں سائب بن یزید سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

”کانوا یقومون علی عھد عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه فی شھر رمضان بعشرین رکعة“

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورمبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ بیس رکعت اَدا کرتے تھے۔[۲/۴۹٦:باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان]

اور یزید بن رومان فرماتے ہیں :

”کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة“

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورمبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ تیئس رکعت ادا کرتے تھے۔[ایضا]

ابوالخصیب فرماتے ہیں :

''کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة''

یعنی سوید بن غفلہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے تھے تو پانچ ترویحات سے بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

شتیر بن شکل سے جو اصحاب حضرت علی سے ہیں مروی ہے :

''أنه کان یؤمهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلاث''

یعنی وہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کی بیس رکعت میں امامت فرماتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆سنن کبری بیہقی کی مندرجہ بالا روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

مصنف ابن ابي شيبہ میں حضرت ابوالحسناء سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''أن علیا أمر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة.''

یعنی حضرت علی نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت نماز پڑھانے کا حکم دیا۔[مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۲،۳۹۳:باب کم یصلی فی رمضان من رکعة]

اسی میں حضرت انس بن مالک سے مروی وہ یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں

'' أن عمر بن الخطاب أمر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة''

یعنی حضرت عمر نے ایک شخص کو لوگوں کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔[ایضا]

نیز حضرت نافع ابن عمر سے مروی ہے :

”كان ابن أبى مليكة يصلى بنا فى رمضان عشرين ركعة “

یعنی ابن ابوملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔[ایضا]

اورعبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں :

”كان أبى بن كعب يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث“

یعنی ابی بن کعب رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆ مصنف ان ابی شیبہ کی مذکورہ روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

الحاصل :۔مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز تراویح کی رکعات کی تعداد بیس رکعات ہے۔

نماز اشراق کی رکعتوں کا بیان

اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ہے :

سنن ترمذی میں حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر اللّٰه حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمرة“

یعنی جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔[: ۱/۱۳۰،باب ذكر ما يستحب من الجلوس فى المسجد بعد صلاة الصبح]

☆ مذکورہ حدیث پاک سے اشراق کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

معجم الاوسط میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں:

"قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی الغداة و قعد فی مصلاه حتی تطلع الشمس ثم صلی أربع ركعات غفر اللّٰه له ذنوبه"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز فجر ادا کی اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر طلوعِ شمس تک بیٹھا رہا پھر طلوع شمس کے بعد چار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔[المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۱۰۶]

☆ اس روایت سے چار رکعت نماز اشراق ثابت ہے۔

شعب الایمان للبیہقی میں حضرت حسن بن علی سے مروی فرماتے ہیں:

"سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول من صلی الغداة ثم ذكر اللّٰه عز وجل حتى تطلع الشمس، ثم صلی ركعتين أو أربع ركعات لم تمس جلده النار"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھی تو اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[شعب الایمان للبیہقی، ۵/۴۳۰]

☆ اس روایت میں دو سے چار رکعت تک نماز اشراق کا بیان ہے

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ثابت ہے۔

نماز چاشت کی رکعتوں کا بیان

نماز چاشت دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔ جیسا کہ

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

"أوصانی النبی ﷺ برکعتی الضحی"

یعنی مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ [صحیح بخاری، ١/١٥٦، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"عن النبی ﷺ أنه قال یصبح علی کل سلامی من أحدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وکل تکبیرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة ویجزء من ذلک رکعتان یرکعهما من الضحی"

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے تو ہر تسبیح (سُبحَانَ اللّٰہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ للّٰہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اچھائی کا حکم دینا اور برائی روکنا صدقہ ہے اور سب صدقات کا متبادل چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ہے۔ [مسلم، ١/٢٥٠، باب استحباب صلاۃ الضحیٰ]

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی :

"أمرنی رسول اللّٰہ ﷺ برکعتی الضحی"

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کا حکم فرمایا۔ [سنن نسائی، ١/٢٥٢، باب صوم النبی ﷺ]

سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" قال رسول اللّٰہ ﷺ من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے (یعنی ان کو ادا کرے) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ [سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸، باب ماجاء فی صلاة الضحی، سنن ابن ماجه: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاة الضحیٰ]

☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مندرجہ بالا روایات سے چاشت کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت معاذہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا:

"کم کان رسول اللّٰہ ﷺ یصلی صلاة الضحی قالت أربع رکعات ویزید ما شاء " [ایضاص ۲۴۹]

یعنی نبی کریم ﷺ نماز چاشت کتنی رکعت ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ چار رکعت اور زیادہ جو چاہتے پڑھتے۔ [مسلم]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک میں نماز چاشت چار رکعت بلکہ اس اس بھی زیادہ پڑھنے کا بیان ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن بی ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" ما أنبأ أحد أنه رأی النبی ﷺ صلی الضحی غیر أم هانی ذکرت أن النبی ﷺ یوم فتح مکة اغتسل فی بیتها فصلی ثمان رکعات فما رأیته صلی صلاة أخف منها غیر أنه یتم الرکوع والسجود"

یعنی ہم سے حضرت ام ہانی کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا، کہ ہم نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائیں اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

[۱ / ۱۴۹ ،باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی :

” أنه لما كان عام الفتح أتت رسول اللهﷺ وهو بأعلى مكة قام رسول اللهﷺ إلى غسله فسترت عليه فاطمة ثم أخذ ثوبه فالتحف به ثم صلى ثمان ركعات سبحة الضحى“

یعنی وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ ﷺ مکہ کے بلند حصہ پر تھے رسول اللہ ﷺ غسل فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ نے آپ پر پردہ کردیا پھر آپ ﷺ نے غسل کے بعد اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹا پھر چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائیں۔

[مسلم، ۱/۱۵۳ ،باب تستر المغتسل بثوب ونحوه]

☆ بخاری اور مسلم کی درج بالا احادیث میں آٹھ رکعت نماز چاشت کا بیان ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا :

”قال رسول الله ﷺ من صلى الضحى ثنتى عشرة ركعة بنى الله قصرا فى الجنة من ذهب“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعات نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸ ،باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے بارہ رکعات نماز چاشت پڑھنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔

نماز اوابین کی رکعات

مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی نماز چھ رکعت ہے:

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

”قال رسول اللہ ﷺ من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینھن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔[سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب ماجاء فضل التطوع ست رکعات بعدالمغرب]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرماتے ہیں:

”أن النبی ﷺ قال من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینھن بسوء، عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔ [سنن ابن ماجہ: ص ۸۱، باب ماجاء فی الست الرکعات بعدالمغرب]

☆ الحاصل:۔سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی درج بالا روایتوں سے ثابت ہوا کہ اوابین کی نماز چھ رکعت ہے۔

نماز تہجد کی رکعتوں کا بیان

تہجد کی نماز دو رکعتسے بارہ رکعت تک ہے:

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”إذا استيقظ الرجل من الليل و أيقظ امرأته فصليا ركعتين كتبا من الذاكرين اللّٰه كثيرا و الذاكرات“

جب کوئی مرد رات میں بیدار ہو تو اپنی بیوی کو جگائے اور پھر دونوں دو رکعت نماز اَدا کریں تو دونوں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

[ص ۹۴،باب فيمن أيقظ أهله من الليل]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں دو رکعت نماز تہجد کا بیان ہے۔

نیز حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی رمضان کی راتوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

”ما كان رسول اللّٰه ﷺ يزيد في رمضان ، ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا“

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت سے متعلق تو پوچھو ہی مت پھر چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت کیا کہنے! اس کے بعد تین

رکعت اَدا فرماتے۔[بخاری ،باب قیام النبی باللیل، مسلم، ۱ / ۲۵۴ ، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ]

☆ اس حدیث پاک سے آٹھ رکعت نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں حضرت کریب سے مروی فرماتے ہیں :

"أن ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته فاضطجعت في عرض وسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها فنام حتى انتصف الليل ، أو قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله ﷺ إلى شن معلقة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلي فصنعت مثله فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح"

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری میں بستر کے عرض میں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹے آپ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے لگ بھگ گزر گئی۔آپ اپنا چہرہ مبارکہ ملتے ہوئے بیدار ہوئے پھر سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے

کان ملنے لگے۔ پھر آپ نے دورکعت نماز پڑھی، پھر دورکعت، پھر دورکعت، پھر دورکعت، پھر دورکعت، پھر دورکعت، پھر وتر پڑھے پھر مؤذن کے آنے تک لیٹ گئے پھر کھڑے ہوکر دورکعت اَدا فرمائیں پھر نکل کر صبح کی نماز ادا فرمائی۔[بخاری شریف ١/١٣٥،باب فی الوتر، مسلم، ١/٢٦٠،باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل،ابو دائود، ١/١٩٤،باب فی صلاۃ اللیل]

☆ بخاری، مسلم اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث مبارک سے بارہ رکعت نماز تہجد ثابت ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ سے تہجد کی نماز دو سے بارہ رکعات تک ثابت ہے۔

نوٹ:۔ اکثر کتب میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات تک بیان کی جاتی ہے البتہ موخر الذکر بخاری شریف کی حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے سونے کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھنے کا ثبوت موجود ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہجد کی نماز بارہ رکعت بھی ادا فرمائی ہے۔ھذا ماعندی و العلم عنداللہ عزوجل ورسولہ ﷺ

نماز تحیۃ الوضوء کی رکعتوں کا بیان

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرمانے کے بعد فرمایا :

”قال رسول اللّٰه ﷺ من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت

نماز ادا کرے اور دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔[بخاری، ۱/۲۸،باب الوضوء ثلاثا ثلاثا...... مسلم، ۱/۱۲۰،باب صفة الوضوء وکماله،ابوداؤد...... نسائی، ۱/۱۲،باب المضمضة والاستنشاق]

☆ الحاصل:۔درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز اادکرنی چاہئے۔

نماز تحية المسجد کی رکعات

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے :

بخاری شریف میں حضرت عمرو بن سلیم زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے کہا :

"قال النبی ﷺ إذا دخل أحدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔[۱/۱۵۶،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور نسائی میں ابوقتادہ سلمی سے مروی ہے :

"أن رسول اللّٰہ ﷺ قال إذا دخل أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل أن یجلس"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔[مسلم، ۱/۲۴۸،باب استحباب تحیة المسجد، ترمذی: ۱/۷۱،باب اذا دخل أحدکم المسجد: سنن نسائی، ۱/۸۵،باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فیه]

☆الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ تحیۃ المسجد کی نماز دو رکعت ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

صلاۃ التسبیح چار رکعت ہے :

سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

”أن رسول اللّٰہ ﷺ قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ ألا أعطیک ألا أمنحک ألا أحبوک ألا أفعل بک عشر خصال إذا أنت فعلت ذلک غفر اللّٰہ لک ذنبک أولہ و آخرہ قدیمہ و حدیثہ خطأہ و عمدہ صغیرہ و کبیرہ سرہ و علانیتہ عشر خصال أن تصلی أربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب و سورۃ فإذا فرغت من القراء ۃ فی أول رکعۃ وأنت قائم قلت سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ و لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولھا وأنت راکع عشرا ثم ترفع رأسک من الرکوع فتقولھا عشرا ثم تھوی ساجدا فتقولھا وأنت ساجد عشرا ثم ترفع رأسک من السجود فتقولھا عشرا ثم تسجد فتقولھا عشرا ثم ترفع رأسک فتقولھا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی أربع رکعات إن استطعت أن تصلیھا فی کل یوم مرۃ فافعل فإن لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فإن لم تفعل ففی کل شھر مرۃ فإن لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فإن لم تفعل ففی عمرک مرۃ“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے چچا جان کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ کیا میں آپ کو

ایسی دس باتیں نہ سکھاؤں کہ اگر آپ ان پرعمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، سہواً اور قصداً کیے گئے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے؟ اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھیں اور پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد حالت قیام میں پندرہ مرتبہ ﴿سُبُحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ﴾ کہیں پھر دس مرتبہ یہی کلمات رکوع میں کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہیں۔ طرح چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ التسبیح روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک مرتبہ اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم سے کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔

[سنن ابو دائود، ۱/۱۸۳، ۱۸۴، باب صلاۃ التسبیح ،سنن ابن ماجه: ص ۹۹، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح]

سنن ترمذی میں حضرت ابو وہب سے مروی ہے فرماتے ہیں :

" سألت عبد اللّٰه بن المبارک عن الصلاة التي يسبح فيها ؟ قال يكبر ثم يقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالى جدک ولا إله إلا غيرک ثم يقول خمس عشرة مرة سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ ثم يتعوذ ويقرأ﴿ بسم اللّٰه الرحمٰن الرّحيم ﴾و فاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ

أكبرُ ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه ويقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلى أربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة فى كل ركعة يبدأ فى كل ركعة بخمس عشر تسبيحةثم يقرأ ثم يسبح عشرا فإن صلى ليلا فأحب إلى أن يسلم فى كل ركعتين وإن صلى نهارا فإن شاء سلم وإن شاء لم يسلم قال أبو وهب وأخبرني عبد العزيز بن أبى رزمة عن عبد اللّٰه أنه قال يبدأ فى الركوع بسبحان ربى العظيم وفى السجود بسبحان ربى الأعلى ثلاثا ثم يسبح التسبيحات ''

یعنی میں نے عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: تکبیر کہے پھر ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ کہے :

﴿سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ﴾ پھر ﴿أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (اور) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر دس مرتبہ ﴿سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أكبرُ﴾ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ انہیں کلمات کو پڑھے اور چاروں رکعتیں اسی انداز میں ادا کرے۔ پس یہ ہر رکعات میں پچھتر تسبیحات ہوئیں ۔ ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے پھر قراء ت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے اور اگر رات کو نماز ادا کرے تو مجھے ہر دو رکعتوں پر بعد سلام پھیرنا پسند ہے اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ ابو وہب فرماتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے عبداللہ کے بارے میں بتایا کہ ان کا کہنا ہے کہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ رَبِّیَ

الْعَظِیمِ ﴾ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ رَبِیَ الْأَعْلَی ﴾ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔[سنن ترمذی: ۱/۱۰۹،باب فی صلاۃالتسبیح]

☆الحاصل: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات ہیں۔

(نماز خسوف و نماز کسوف کی رکعات)

سورج گرھن و چاندگرھن کی نماز کی رکعتوں کابیان

سورج گرہن اور چاند گرہن ہونے پر دو رکعت نماز پڑھنا چاہئے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا :

''انکسفت الشمس علی عهد رسول اللّٰهﷺ فصلی رکعتین''

یعنی رسول اللہﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبیﷺ نے دو رکعت نماز اَدا فرمائی۔[بخاری، ۱/۱۴۵،باب الصلاۃفی کسوف القمر]

سنن کبری للبیہقی میں ابوبکرہ سے مروی:

''أن النبیﷺ صلی رکعتین مثل صلاتکم هذه فی کسوف الشمس والقمر''

یعنی رسول اللہﷺ نے سورج اور چاند گرہن میں تمہاری نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا فرمائی۔[السنن الکبری للبیهقی]

نیز انہیں سے سنن نسائی میں روایت ہے فرماتے ہیں :

'' کنا جلوسا عند النبیﷺ فکسفت الشمس فوثب یجر ثوبه فصلی رکعتین حتی انجلت''

یعنی ہم رسول اللہﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہﷺ تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو

رکعات ادا فرمائیں حتی کہ سورج گرہن ختم ہوگیا۔

[سنن نسائی، ۱/۱۶۴، باب الامر بالصلاۃ عند الکسوف]

سنن ابوداؤد میں حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا:

"کسفت الشمس علی عهد رسول اللہ ﷺ فخرج فزعا یجر ثوبه وأنا معه یومئذ بالمدینة فصلی رکعتین فأطال فیهما القیام ثم انصرف وانجلت"

یعنی رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنے کپڑے (چادر) گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ میں اس دن مدینہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان میں قیام کو لمبا فرمایا پھر آپ واپس پلٹے تو سورج روشن ہوگیا۔ [سنن ابوداؤد: ۱/۱۶۸، کتاب الکسوف]

☆ الحاصل:۔ احادیث مذکورہ سے سورج اور چاند گرہن کی دو رکعت نماز ثابت ہے۔

فائدہ۔ سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

نماز استسقاء کی رکعات

ایام قحط میں دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے:

صحیح بخاری میں عباد بن تمیم سے مروی وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

"رأیت النبی ﷺ یوم خرج یستسقی قال فحول إلی الناس ظهره واستقبل القبلة یدعو ثم حول رداءه ثم صلی لنا رکعتین جهر فیهما بالقراءة"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقا کی نماز کے لیے نکلے، تو لوگوں کی جانب اپنی پشت اطہر کرکے، قبلہ رو ہوکر دعا فرمانے لگے پھر اپنی چادر اُلٹ دی پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

[بخاری، ۱/۱۳۹، باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء]

اسی میں ہے :

”عبادبن تمیم عن عمه أن النبیﷺ استسقی فصلی رکعتین وقلب رداء ہ“

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیﷺ نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی۔[بخاری: ۱/ ۱۴۰. باب صلاۃ الاستسقاء رکعتین]

سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہشام بن اِسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

” أخبرنی أبی قال أرسلنی الولید بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وکان أمیر المدینة إلی ابن عباس أسأله عن صلاۃ رسول اللهﷺفی الاستسقاء فقال خرج رسول الله ﷺمتبذلا متواضعا متضرعا حتی أتی المصلی زاد عثمان فرقی علی المنبر ثم اتفقاولم یخطب خطبکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید“

یعنی مجھ کو ولید بن عتبہ نے جو عثمان بن عتبہ کے بقول مدینہ منورہ کے امیر تھے حضرت ابن عباس کی خدمت میں رسول اللہﷺ کی نماز استسقا کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: نبیﷺ سادہ لباس میں عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آپﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے عثمان نے زیادہ کیا کہ نبیﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا بلکہ دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مشغول رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔[سنن ابوداود، ۱/ ۱۶۵ باب صلاۃ الاستسقاء، سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۴، باب فی صلاۃ الاستسقاء: سنن نسائی، ۱/ ۱۷۲، باب کیف صلاۃ الاستسقاء، سنن ابن ماجه: ص ۹۰، باب ماجاء فی الاستسقاء]

☆ الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں استسقاء کی نماز دو رکعت اَدا کرنا ثابت ہے۔

نمازِ استخارہ کی رکعتوں کا بیان

کسی بھی معاملہ میں استخارہ کرنے کے لئے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہیئے۔
صحیح بخاری، سنن ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

”کان رسول اللهﷺ یعلمنا الاستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا کالسورة من القرآن یقول إذاهم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم یقول اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته“

یعنی رسول اللہﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے، جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا اِرادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل نماز) پڑھے پھر یہ دعا پڑھے :

”اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی

واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال ويسمى حاجته"

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قدرت والا ہے مجھے قدرت نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے اس میں آسانی پیدا فرما، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لیے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے نصیب میں بھلائی لکھ دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے راضی رکھ، آپ ﷺ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔ [بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ۹۴۴/۲، سنن ابوداود، ۲۱۵/۱، باب الاستخارہ، سنن ترمذی: ۱۰۹/۱، باب فی صلاۃ الاستخارۃ: سنن ابن ماجہ: ص۹۸، باب ماجاء فی صلاۃ الاستخارۃ]

☆ الحاصل: ۔ صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کی مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ اِستخارہ کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز حاجت کی رکعتوں کا بیان

جب کسی بندہ کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور دعا مانگے۔

سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن ابواوفی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

"قال رسول الله ﷺ من كانت له إلى الله حاجة أو إلى أحد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على

النبی ﷺ ثم لیقل "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ "

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اور درج ذیل دعا پڑھے :

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ"

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہیں اور میں ہر نیکی میں آسانی مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ بخش دے میرے غموں کو دور فرما دے کیے اور میری ہر حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہو پوری فرما دے، اے تمام مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸، ۱۰۹، باب فی صلاۃ الحاجۃ: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، ۹۹ باب ماجاء فی صلاۃالحاجۃ]

☆ الحاصل:۔ درج بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازِ حاجت دو رکعت ہے۔

نمازتوبہ کی رکعتوں کا بیان

اگر کوئی بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہے تو توبہ سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔
سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں اسما بن حکم فزاری سے مروی انہوں نے حضرت علی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر نے سچ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر اللّٰه إلا غفر اللّٰه له ثم قرأ هذه الآية (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا اللّٰه)إلى آخر الآية"

یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و اِستغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ...إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) (اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۱۳،باب في الاستغفار:سنن ابن ماجه:ص ۱۰۰،باب ماجاء في ان الصلوٰة كفارة]

☆ الحاصل:۔حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ نمازِ توبہ دو رکعت ادا کرنا چاہیے۔



رکعاتِ نماز کا ثبوت فقہ حنفی کی روشنی میں

فرض نمازوں کی رکعات کا اجمالی بیان

ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم پر ایک دن میں سترہ ۱۷ رکعت نماز فرض ہے۔ اور مسافر پر گیارہ رکعت فرض ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں ہے

"وأما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلى لا يخلو إما أن يكون مقيما وإما أن يكون مسافرا فإن كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر ركعتان ، وأربع ، وأربع وثلاث ، وأربع ، عرفنا ذلک بفعل النبی ﷺ وقوله: (صلوا كما رأيتمونی أصلی) وهذا لأنه ليس فی كتاب اللّٰه عدد ركعات هذه الصلوات فكانت نصوص الكتاب العزيز مجملة فی حق المقدار . ثم زال الإجمال ببيان النبی ﷺ قولا وفعلا كما فی نصوص الزكاة والعشر والحج وغير ذلک وإن كان مسافرا فعدد ركعاتها فی حقه إحدى عشرة عندنا: ركعتان ، وركعتان ، وركعتان ، وثلاث وركعتان "

اور رہی ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد تو نمازی یا تو مقیم ہوگا یا مسافر اگر مقیم ہے تو ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد سترہ (۱۷) ہے۔ دو رکعت (نماز فجر) چار (نماز ظہر) چار (نماز عصر) تین (مغرب) چار (عشا) ہم نے اس کو پہچانا نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک اور قول مبارک تم نماز پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو، اور یہ اس لیے کہ کتاب اللہ میں ان نمازوں کی رکعتوں کی

تعداد نہیں ہے پس آیات کریمہ نمازوں کی مقدار کے سلسلے میں مجمل ہیں پھر نبی کریم ﷺ کے قولاً وفعلاً بیان سے اجمال دور ہوگیا اور اگر مسافر ہے تو نماز کی رکعتوں کی تعداد مسافر نمازی کے حق میں ہمارے نزدیک گیارہ رکعت ہیں دو (فجر) میں دو (ظہر) میں دو (عصر) میں تین (مغرب) میں دو (عشاء) میں۔

[بدائع الصنائع، للکاسانی، ۱/۲۵۷ کتاب الصلوٰۃ]

فقہ حنفی میں نماز پنجگانہ کی فرض رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی فرض رکعات

مراقی الفلاح میں ہے ''فیعتقد افتراض رکعتی الفجر''

یعنی پس فجر کی دو رکعتوں کے فرض ہونے کا اعتقاد رکھے۔ [۱/۱۲۶]

مبسوط سرخسی میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے ہے

''صلاۃ الفجر رکعتان'' یعنی فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے۔ [۱/۲۳۵]

☆ بالجملہ: فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

ظہر کی فرض رکعات

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے ''یصلی سنۃ الظهر أربعا ثم الفرض أربعا''

(ظہر کی چار سنتیں ادا کرے پھر چار فرض) [۱/۲۰۰، باب الوتر والنوافل]

مبسوط للشیبانی میں ہے ''الظهر أربع رکعات''

(ظہر (نماز فرض) چار رکعت ہے) [۱/۳۶۹، باب صلاۃ الجمعۃ]

محیط برہانی میں ہے

”مقیم صلی الظهر أربعاً“ (مقیم ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت پڑھے)

[۲/۲۴ ا نوع فی بیان اجتماع حکم السفر والاقامة]

☆ الحاصل: نماز ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے

”یصلی أربع رکعات ینوی بها الظهر والعصر والعشاء؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق“

(چار رکعت نماز ادا کرے اوراس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے) [الجوهرة النيرة،باب قضاء الفوائت، ۱/۹۶]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

”بعث عزیر فقیل له کم لبثت قال لبثت یوما فرأى الشمس فقال أو بعض یوم فقیل له إنک لبثت مائة عام میتا ثم بعثت فصلى أربع رکعات فصارت العصر“

حضرت عزیر زندہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کتنے دن ٹھہرے انہوں نے کہا ایک دن یا کچھ کم تو ان سے کہا گیا کہ تم سو سال موت کی حالت میں ٹھہرے پھر میں نے زندہ کیا تو حضرت عزیر نے چار رکعت نماز ادا کی تو (یہ نماز) نماز عصر ہو گئی)

[حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نمازمغرب کی فرض رکعات

شرح فتح القدیر میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے کہ

''فصلى المغرب ثلاث ركعات'' (یعنی انہوں نے مغرب کی نماز تین رکعت پڑھائی)[شرح فتح القدير ٢/ ٤٩١، كتاب الحج]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

''غفر لداود عند المغرب فقام فصلى أربع ركعات فجهد في الثالثة.... فصارت المغرب ثلاثا''

(حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہوئی تو آپ چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تھک کر تیسری پر بیٹھ گئے، پس مغرب کی نماز تین رکعت ہوگئی)[كتاب الصلاة ص ١٧١]

☆ الحاصل: نماز مغرب کے فرض تین رکعات ہیں۔

نمازعشاء کی فرض رکعات

بحرالرائق میں ہے

'' أنه عليه الصلاة والسلام كان يصلى أربع ركعات فرض العشاء ''

(نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض چار رکعت ادا فرماتے تھے)[٢/ ٩٤، باب الوتر والنوافل]

جوہرہ نیرہ میں ہے

''يصلى أربع ركعات ينوى بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق''

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ

بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے(یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النيرة،باب قضاء الفوائت، ۹۲/۱]

☆ الحاصل: عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعه کی فرض رکعات

مبسوط شیبانی میں ہے

"الجمعة إنما هى ركعتان"(نماز جمعہ (فرض) دو رکعت ہے)

[مبسوط للشيباني، ۳۶۹/۱،باب صلاة الجمعة]

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاة الجمعة ركعتان"

(جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)[باب فى صلاةالجمعة، ۱۴۹/۱]

بدائع الصنائع میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے

"صلاة الجمعة ركعتان" (جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)

[بدائع الصنائع، ۲۵۸/۱، كتاب الصلاة]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

قصر نماز کی رکعات کا بیان

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

"فعندنا فرض المسافر فى الرباعية ركعتان"

(ہمارے نزدیک چار رکعت والی نماز میں مسافر کی فرض نماز دو رکعت ہے)

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، ۲۱۰/۱:باب صلاةالمسافر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

”فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان ، کذا فی الھدایة“

(مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت فرض ہے)[۱/۱۳۹،باب فی صلاۃالمسافر]

مبسوط شیبانی میں ہے

”یصلی الفجر رکعتین مثل صلاۃ المقیم ویقصر الظھر فیصلی رکعتین ویقصر العصر فیصلی رکعتین ویصلی المغرب صلاۃ المقیم ویقصر العشاء فیصلی رکعتین و یصلی الوتر ثلاث رکعات صلاۃ المقیم“

(یعنی (مسافر نمازی) مقیم کی نماز کی طرح فجر کی دو رکعات ادا کرے گا اور ظہر میں قصر کرے گا پس دو رکعت نماز ادا کرے گا اور عصر میں قصر کرے گا دو رکعت ادا کرے گا اور مغرب کی نماز مقیم کی نماز کی طرح ادا کرے گا اور عشاء میں قصر کرے گا دو رکعت پڑھے گا اور وتر مقیم کی نماز کے مثل تین رکعت ہی ادا کرے گا)[۱/۲۸۹ باب صلاۃ المسافر]

☆ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ حکم فقط ظہر عصر اور عشاء کی فرض نماز کا ہے بقیہ نمازیں جیسے فجر اور مغرب کے فرض اور وتر اور جملہ سنن ونوافل کی مکمل رکعات ادا کرنی ہیں ان میں قصر نہیں ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے

”لا قصر فی الفجر و المغرب“(فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے)

اور اسی میں ہے”و کذا لا قصر فی السنن و التطوعات“ (اور یوں ہی سنن ونوافل میں بھی قصر نہیں ہے)[فصل فی صلاۃ المسافر، ۱/۲۶۰]

فتاوی قاضی خاں میں ہے” لا یرخص لہ فی ترک السنن و لا فی قصرھا“[۱/۲۰۳،باب صلاۃالمسافر]

بحرالرائق میں ہے ’’لا قصر فی الوتر والسنن‘‘ (وتر اور سنتوں میں قصر نہیں)

اور ہے : ’’ والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها ؛ لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لا يأتي بها ؛ لأنه ترك بعذر‘‘ (اور مختار یہ ہے کہ اگر مسافر مامون و مطمئن ہو تو سنن و نوافل ادا کرے اس لئے کہ وہ فرائض کی تکمیل کے لئے ہی مشروع ہیں اور مسافر اس بات کا محتاج ہے اور اگر خوف ہو تو نہ ادا کرے اس لئے کہ اس کا چھوڑنا عذر کے سبب ہے)

اسی میں ہے

’’لا قصر في الفرض الثنائي والثلاثي‘‘ (دو رکعت والی اور تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے) [۲/ ۲۲۹ : ۲۳۰ : باب صلاة المسافر]

☆ الحاصل : چار رکعت والی نماز میں قصر دو رکعت ہے۔

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان فقہ حنفی میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے ’’

قال أصحابنا الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة ‘‘

(ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)

[۱/ ۶۰۹ ، کتاب الصلاة، صلاة الوتر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

’’الوتر ثلاث ركعات‘‘ [۱/ ۱۱۱ ، فصل في صلاةالوتر]

تحفۃ الفقہاء لسمرقندی میں ہے"فعندنا الوتر ثلاث رکعات بتسليمة واحدة"

(ہمارے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)[۱/۲۰۲،باب صلاۃ الوتر]

☆ بالجملہ:۔وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

فتح القدیر میں ہے"يصلى الإمام بالناس ركعتين"

(امام لوگوں کو(عید کی نماز)دو رکعت پڑھائے)[۲۰۵/۳،باب صلاة العيدين]

فتاوی عالمگیری میں ہے"يصل الامام ركعتين'

'(امام دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۱۵۰،باب فی صلاۃالعیدین]

بحرالرائق میں ہے"اما كونها ركعتين فمتفق عليه"

(نماز عید کا دو رکعت ہونا متفق علیہ ہے)[۲/۲۸۰،باب صلاۃالعیدین]

☆ الحاصل:۔عید الفطر اور عید اضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔

سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ نمازوں کا

اجمالی بیان

سنن مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی عالمگیری میں ہے :

"سن قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب والعشاء ركعتان وقبل الظهر والجمعة وبعدها أربع كذا فى المتون"

یعنی فجر سے پہلے ظہر کے بعد اور مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعت نماز سنت ہے ایسا ہی متون میں ہے۔

[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

فتاوی نوازل میں ہے :

"سنن الرواتب ان يصلى قبل صلاة الفجر ركعتين واربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعدالمغرب وركعتين بعدالعشاء "

یعنی سنن مؤکدہ یہ کہ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھے اور دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے۔

[فتاوی نوازل لسمرقندی، ۹۶،فصل فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت ظہر کی نماز فرض سے پہلے چار رکعت مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن غیر مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے :

"واما الاربع قبل العصر فحسن والاربع قبل العشاء مستحب "

یعنی عصر سے پہلے چار رکعت نماز مستحسن اور عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب ہے۔

[فتاوی نوازل، ۹۷،فصل فی النوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے :

"وندب الأربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب كذا في الكنز وخير محمد رحمه الله تعالى بين الأربع والركعتين قبل العصر

وبعد العشاء والأفضل الأربع فی کلیهما هکذا فی الکافی ''

یعنی عصر اور عشا سے پہلے چار رکعت اور عشا کے بعد چار رکعت اور چھ رکعت مغرب کے بعد مستحب ہیں ایسا ہی کنز میں ہے امام محمد علیہ الرحمہ نے عشاء سے پہلے چار رکعت اور دو رکعت کے درمیان اختیار دیا ہے البتہ عشاء اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا افضل ہے ایسا ہی کافی میں ہے۔[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲، باب فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔



نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعتوں کا بیان

فجر کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ''التطوع قبل الفجر رکعتان''

یعنی فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں۔[۲/۱۶۰]

''السنة رکعتان قبل الفجر'' (فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں)

[الهدایه شرح بدایة المبتدی، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

نور الایضاح میں ہے ''سن سنة مؤکدة رکعتان قبل الفجر''

یعنی فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔[۱۲۹، فصل فی النوافل]

☆ بالجملہ: فجر کے فرض سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

قبلِ ظہر سنت مؤکدہ رکعات کابیان

محیط برہانی میں ہے"التطوع قبل الظهر أربع ركعات"
یعنی ظہر سے چار رکعت سنت ہیں۔[محیط برہانی،۲/۱۶۰]
ہدایہ میں ہے
"السنة ....اربع قبل الظهر"(ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)
[الهدايه شرح بداية المبتدى،جلد ۱ جزء ۲،ص ۳۵،باب النوافل]
بحرالرائق میں ہے:"الأصح أن الأربع قبل الظهر آكدا"
(زیادہ صحیح یہ ہے کہ قبل ظہر چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔
[۲/۸۶،باب الوتر والنوافل]
الحاصل:۔ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے"بعد الظهر ركعتان"(ظہر کے بعد دو رکعتیں ہیں)[۲/۱۶۰]
دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے
"صرح جماعة استحباب أربع بعد الظهر"
(ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی تصریح کی ہے)[۲/۱۵
،۱۶،باب الوتر والنوافل]
شرح فتح القدیر میں ہے"فنقول صرح جماعة من المشايخ أنه يستحب أربع بعد الظهر لحديث رووه وهو أنه صلى الله عليه وسلم قال من صلى أربعاقبل

الظهر وأربعا بعدها حرمه الله على النار رواه أبو داود والترمذی والنسائی"

(ہم کہتے ہیں کہ مشائخ کی ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی صراحت فرمائی ہے اس حدیث کے مطابق جسے انہوں نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم پر حرام فرما دیا) [شرح فتح القدير، ۱/۴۶۰باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔ظہر کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت نفل ہے۔

مغرب کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے "سن سنة مؤكدة ركعتان بعد المغرب"

(مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں) [۴۲۶،فصل فی بیان النوافل]

محیط برہانی میں ہے

"التطوع بعد المغرب ركعتان" (مغرب کے بعد دو رکعت سنت ہیں) [۱۶۰/۲]

ہدایہ میں ہے

"السنة ركعتان بعد المغرب" (مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵،باب النوافل]

☆ الحاصل:۔مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد عشاء سنت مؤکدہ ونفل رکعات

محیط برہانی میں ہے

"والتطوع بعدها ركعتان ...وإن تطوع بأربع بعدها، فهو أفضل"

(عشاء کے بعد دو رکعت سنت ہیں اور اگر چار رکعت ادا کریں تو افضل ہے)

[۲/ ۱۶۱ ،فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده]

ہدایہ شرح بدایہ میں ہے"ذکر فیه رکعتین بعد العشاء وفی غیره ذکر الأربع فلهذا خیر إلا أن الأربع أفضل خصوصا عند أبی حنیفة"

(سنن مؤکدہ سے متعلق حدیث میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ احادیث میں چار رکعت کا ذکر کیا گیا ہے اسی لیے اختیار ہے مگر چار افضل ہے خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالٰی کے نزدیک)[جلد ا جزء ۲ ،ص ۳٦ ،باب النوافل]

☆ بالجملہ:۔نماز عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل ہے۔

قبل جمعه سنت مؤکده رکعات کا بیان

محیط برہانی میں ہے"التطوع قبل الجمعة أربع رکعات"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)[۲/۱٦۲]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے

"سن سنة مؤکدة اربع کعات قبل الجمعة"

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[ص ۴۲۷،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد (فرض) جمعہ سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

مبسوط سرخسی میں ہے "التطوع بعد الجمعة أربع" (جمعہ کے بعد چار رکعت سنت ہیں) [۲۸۷/۱]

جوہرہ نیرہ میں ہے "يتطوع بعد الجمعة بأربع ركعات" (جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ادا کرے) [۱۳۲/۱، باب صلاة الجمعة]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔



نماز پنجگانہ کی سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبل نماز عصر غیر مؤکدہ سنت رکعات

محیط برہانی میں ہے "قبل العصر، فإن تطوع بأربع ركعات فحسن" (عصر سے پہلے اگر چار رکعات نفل (سنت غیر مؤکدہ) ادا کرے تو اچھا ہے) [۱۶۰/۲]

فتاوی نوازل میں ہے "الاربع قبل العصر فحسن" (عصر کی (فرض) نماز سے پہلے چار رکعت مستحسن ہے) [۹۷، فصل فی النوافل]

مجمع الانھر میں ہے

"وندب أى حبب الأربع قبل العصر أو ركعتان لاختلاف الآثار

والأخبار لكن أفضلية الأربع أظهر "

(آثار و اخبار کے مختلف ہونے کے سبب عصر سے پہلے چار رکعت یا دو رکعت مستحب ہے لیکن چار رکعت کی افضلیت زیادہ ظاہر ہے)[١/١٩٥، باب الوتر والنوافل]

☆ بالجملہ: نماز عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عشاء سے قبل سنت غیر مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے

"التطوع قبل العشاء ، فإن تطوع قبلها بأربع ركعات فحسن"

(عشاء سے پہلے چار رکعات ادا کرنا بہتر ہے)[التطوع قبل الفرض وبعده، ٢/١٦١]

فتاوی نوازل میں ہے "الاربع قبل العشاء مستحب "

(عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہے)[٩٧، فصل فی النوافل]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے "یستحب ان یصلی قبل العشاء اربعا"

(عشاء سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے)[٤٢٨، فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب و مستحسن ہے۔

بعد (فرض) جمعہ سنت غیر مؤکدہ رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے "بعدها بست يصلی أربعا ثم ركعتين"

(جمعہ کے بعد چھ رکعات (سنت ہیں) چار پھر دو)[١/١٣٢، باب صلاة الجمعة]

☆ اس عبارت میں جمعہ کے فرض کے بعد چھ رکعت کا ذکر ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ۔

محیط برہانی میں ہے

''قال شمس الأئمة الحلوانی الأفضل أن یصلی أربعاً ثم رکعتین''

(شمس الأئمۃ حلوانی نے کہا کہ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت ادا کرے پھر دو رکعت) (۱۶۲/۲)

☆اس عبارت میں بھی چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

حاشیہ طحطاوی میں ہے ''یصلی اربعاقبل الجمعة و ستابعدها''

(جمعہ سے قبل چار رکعت اور اس کے بعد چھ رکعت ادا کرے)[کتاب الصلاۃ، ۳۸۹]

اس عبارت میں بھی بعد جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

☆ الحاصل:۔جمعہ کی فرض نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

نماز پنجگانہ کی نفل رکعات کا بیان

ظہر کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ''یندب بعد الظهر اربع رکعات''

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز مستحب ہے)[فصل فی بیان النوافل۔ص:۴۲۶]

☆ مذکورہ عبارت میں ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ کے علاوہ دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے جن کا ادا کرنا مستحب ہے۔

بحر الرائق میں ہے ''لم یذکر المصنف من المندوبات الأربع بعد الظهر وصرح باستحبابها جماعة من المشایخ''

(مصنف نے ظہر کے بعد چار رکعات کا ذکر مندوبات میں نہیں کیا حالانکہ مشائخ کی جماعت نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے)[۲/۸۹:باب الوتر والنوافل]

☆ اس عبارت میں بھی دو رکعت سنت مؤکدہ کے ساتھ دو رکعت نفل پڑھنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے

"یستحب أن یصلی بعد الظهر أربعا"

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے)[۱/۷۲:کتاب الصلاة]

بالجملہ: ظہر کی سنت بعدیہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

عشاء کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے "یصلی رکعتین بعد العشاء فی قول أبی یوسف ومحمد، وأما علی قول أبی حنیفة فالأفضل أن یصلی أربعا"

(عشاء کے بعد دو رکعت نماز پڑھے ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک چار رکعت پڑھنا افضل ہے)[۲/۱۹۷:باب النوافل]

☆ مذکورہ عبارت میں امام اعظم سے عشاء کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ اور دو رکعت ادا کرنے کی افضلیت ثابت ہے۔

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے

"ذکر فیه رکعتین بعد العشاء وفی غیره ذکر الأربع، فلهذا خیر إلا أن الأربع أفضل" (اس میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ کتب میں چار کا ذکر ہے اسی لئے نمازی کو اختیار ہے (کہ دو پڑھے یا چار) مگر چار رکعت افضل ہے)

[۱/۴۵:باب النوافل]

☆ اس عبارت سے بھی یہی ظاہر ہے کہ عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرنا افضل ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل۔

☆ الحاصل: عشاء کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعت نفل نماز ہے۔

وتر کے بعد کی نفل رکعات

حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

"کان یفعله ﷺ من صلاۃ رکعتین بعد الوتر"

(نبی کریم ﷺ دو رکعتیں وتر کے بعد ادا فرماتے تھے)

[۴۰۳، فصل فی صلاۃ النفل جالساً]

امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب "الحجة علی اهل المدینة" میں ہے

"رکعتین بعد الوتر" (دو رکعت وتر کے بعد ہیں) [الحجة: ۱/۱۹۶]

☆ بالجملہ:۔ وتر کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

مختلف نفل و مستحب نمازوں کی رکعتوں کا بیان فقہ حنفی کی روشنی میں

تراویح کی رکعتوں کا بیان

ملتقی الابحر میں ہے

"التراویح سنة مؤکدة ... بجماعة عشرون رکعة بعشر تسلیمات"

(تراویح بیس رکعت باجماعت دس سلاموں سے سنت مؤکدہ ہے)

[۱/۲۳،باب الوتر والنوافل] مبسوط سرخسی میں ہے

"فی اتفاق الصحابة رضوان اللّٰہ علیھم علی تقدیر التراویح بعشرین رکعة"

(صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق سے تراویح کی مقدار بیس رکعت ہے)[۱/۲۸۵،]

کنزالدقائق میں ہے"سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات"

(تراویح رمضان میں بیس رکعت دس سلام سے سنت ہیں)[ص ۱۹،فصل فی التراویح]

☆ الحاصل:۔نماز تراویح کی بیس رکعات ہیں۔

نماز اشراق کی رکعات کابیان

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے"عن أنس قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ تعالی حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کأجر حجة وعمرة تامةتامة"

(حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کرسورج طلوع ہونے تک بیٹھ کراللہ کا ذکرکرے پھر دورکعت نماز پڑھے تواس کے لیےایک حج اورایک عمرہ کا ثواب ہے)[۱۸۶،باب المستحب من اوقات الصلاة]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

"قولہ (ثم قعد یذکر اللّٰہ تعالی)أفاد العلامة القاری فی شرح الحصن الحصین أن القعود لیس بشرط وإنما المدارعلی الاشتغال بالذکر ھذا الوقت قولہ(ثم صلی رکعتین)ویقال لھمارکعتا الإشراق وھما غیر سنة الضحی"

(مصنف کے قول"پھر(نماز فجر کے بعد)اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے"(سے متعلق

)علامہ قاری نے حصن حصین کی شرح میں افادہ کیا کہ بیٹھنا شرط نہیں ہے بلکہ اس وقت ذکر میں مشغول ہونے پر مدار ہے اوران کے قول ''کہ پھر دورکعت نماز پڑھے'' کہا گیا ہے کہ یہ اشراق کی دورکعتیں ہیں جو نماز چاشت سنت کے علاوہ ہیں)[کتاب الصلاۃ،ص ۱۸۱]

☆ الحاصل:۔اشراق کی نماز دورکعت ہے۔

نماز چاشت کی رکعات کا بیان:۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

''فی الدر عن المنیۃ أقلھا رکعتان وأکثرھا اثنتا عشرۃ''

(درمیں منیہ کے حوالے سے ہے کہ نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[فصل فی تحیۃ المسجد،۳۹۵]

فتاوی عالمگیری میں ہے''أقلھا رکعتان وأکثرھا ثنتا عشرۃ رکعۃ''

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

بحرالرائق میں ہے''أقلھا رکعتان وأکثرھا ثنتا عشرۃ رکعۃ''

(نماز چاشت کی کم از دورکعت ہیں اورزیادہ سے زیادہ بارہ)[۲/۹۰،باب الوتر والنوافل]

☆ الحاصل:۔نماز چاشت کی دورکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

نماز اوابین کی رکعات

منحۃ الخالق علی بحرالرائق میں ہے''فی المفتاح وندب ست رکعات بعد المغرب یعنی غیر سنۃ المغرب''

(مفتاح میں ہے کہ مغرب کے بعد مغرب کی سنتوں کے علاوہ چھ رکعات نماز مستحب

ہے)[۸۹/۲،باب الوتر والنوافل]

مبسوط سرخسی میں ہے"وإن تطوع بعد المغرب بست رکعات فھو أفضل"
(اور اگر مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرے تو وہ افضل ہے)[۲۸۶/۱]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے
"والست بعد المغرب تسمی صلاۃ الأوابین"(چھ رکعت نماز مغرب کے بعد ہے نام رکھا گیا اس اوابین کی نماز)[۱۹۵/۱،باب الوتر والنوافل]

☆الحاصل:۔نماز اوابین کی چھ رکعات ہیں۔

نماز تہجد کی رکعات

ردالمحتار میں ہے"أقل التھجد رکعتان وأوسطہ أربع وأکثرہ ثمان"
(نماز تہجد کم سے کم دو رکعت اور اوسط درجہ تہجد کا چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں)[۴۶۸/۲،باب الوتر والنوافل]

حلبی کبیری میں ہے
"منتھی تھجدہ علیہ الصلاۃ والسلام ثمانی رکعتاواقلہ رکعتان"
(نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے اور کم از کم دو رکعت ہے)
[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ حلبی کبیری،ص۳۳۹،فصل فی النوافل]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں
"دو رکعت نفل صبح طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لے تہجد ہو گیا اقل درجہ تہجد کا یہ ہے اور سنت سے آٹھ رکعت مروی ہے اور مشائخ کرام سے بارہ"[فتاویٰ رضویہ قدیم،۴۷۱/۳]

☆ بالجملہ:۔نماز تہجد کی دو رکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

تحیة الوضو کی رکعات کابیان

بحرالرائق میں ہے"ومن المندوبات رکعتان عقیب الوضوء "

(اور مستحب نمازوں میں سے دورکعت وضو کے بعد ہیں)[۲/ ۹۱ ،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے"رکعتان عقیب الوضوء "

(وضو کے بعد دورکعت نماز ہے)[۱/ ۱۱۲ ،باب فی النوافل]

امداد الفتاح شرح نورالایضاح میں ہے"ندب رکعتان بعدالوضوء"

(وضو کے بعد دورکعت مستحب ہیں)[ص ۴۳۸ ،فصل فی تحیة المسجد]

☆ بالجملہ:۔تحیۃ الوضوء کی نماز دورکعات ہیں۔

تحیة المسجدکی رکعات کاذکر

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

"ومن المندوبات تحیة المسجد...وصرح فی الخلاصة باستحبابها وأنها رکعتان "

(تحیۃ المسجد مستحب نمازوں میں سے ہے اور خلاصہ میں اس کے استحباب کی صراحت کی ہے اور یہ کہ وہ دورکعت نماز ہے)[۲/ ۹۱ ،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے"تحیة المسجد وهی رکعتان"

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے)[۱/ ۱۱۲ ،باب فی النوافل]

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے"وهی رکعتان قبل القعود"

(تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے بیٹھنے سے قبل)[۲/ ۲۲]

☆ الحاصل:۔تحیۃ المسجد دورکعت نماز ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے:

”صلاۃ التسبیح فذکرھا فی الملتقط یکبر ویقرأ الثناء ثم یقول سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم یتعوذ ویقرأ فاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقرأ ھذہ الکلمات عشرا وفی الرکوع عشرا وفی القیام عشرا وفی کل سجدۃ عشرا وبین السجدتین عشرا ویتمھا أربع رکعات“

(صلاۃ التسبیح ملتقط میں صلاۃ التسبیح کا ذکر کیا کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر مذکورہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھے پھر استعاذہ پڑھے اور سورہ فاتحہ اور ایک سورۃ پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام میں دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھے اور اسی طرح چار رکعات پوری کرے)[۱/۱۱۲، ۱۱۳، باب فی النوافل]

منحۃ الخالق علی بحر الرائق میں ہے:

”والمختار منھما أن یکبر ویقرأ سبحانک اللھم إلخ ثم یقول ”سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلہ إلااللّٰہ واللّٰہ أکبر“ خمس عشرۃ مرۃ ثم یقرأ الفاتحۃ وسورۃ مثل سورۃ (والضحی) ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشر مرات ثم یرکع ویقول سبحان ربی العظیم ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ عشرا ثم یرفع رأسہ ویقول سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ویقول سبحان اللّٰہ إلخ عشر مرات ثم یکبر

ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یرفع رأسہ ویکبر ویقعد ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰہ إلخ عشرا ثم یقوم ویفعل فی الثانیة مثل الأولی یصلی أربع رکعات بتسلیمة واحدة وبقعدتین"

(دونوں روایتوں میں سے مختار یہ ہے کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ " سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر " کہے پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ ضحیٰ کے مثل کوئی سورۃ پڑھے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر رکوع کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پھر دس مرتبہ مذکورہ تسبیح کہے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنالک الحمد کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہے اور جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر کھڑا ہو جاء اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت ک مثل کرے اس طرح ایک سلام اور دو قعدوں سے چار رکعت ادا کرے)[باب مایفسدالصلاة، ۲/ ۵۲، ۵۳]

☆ بالجملہ:۔صلاۃ التسبیح کی چار رکعات نماز ہے۔

سورج گرھن اور چاندگرھن کی

رکعتوں کابیان

فتاوی نوازل میں ہے "اذاانکسفت الشمس صلی الامام بالناس رکعتین"

(جب سورج گرہن ہو تو امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے)[ص ۱۱۸]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحدانا ھٰکذافی محیط السرخسی"

(لوگ چاند گرہن کی نماز دو رکعت فرادافردا ادا کریں گے ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے)

[باب فی صلاۃ الکسوف، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز استسقاء کی رکعتوں کابیان

بدائع الصنائع میں ہے

"فظاهر الرواية عن أبی حنيفة أنه قال لا صلاة فی الاستسقاء ، وإنما فيه الدعاء وأراد بقوله لا صلاة فی الاستسقاء الصلاة بجماعة أی لا صلاة فيه بجماعة..وإن صلوا وحدانا فلا بأس به وهذا مذهب أبی حنيفة ، وقال محمد: صلى الإمام أو نائبه فی الاستسقاء ركعتين بجماعة كما فی الجمعة"

(ظاہر روایت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے انہوں نے فرمایا کہ استسقاء نماز نہیں بلکہ دعا ہے اور ان کے قول"لا صلاۃ فی الاستسقاء" سے مراد یہ ہے کہ نماز استسقاء میں جماعت نہیں..اگر تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں اور یہ ابوحنیفہ کا مذہب ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ امام یا نائب امام استسقاء میں جمعہ کی مثل دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۶۳۱،باب صلاۃ الاستسقاء]

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"قال أبو حنيفة رحمه اللّٰه تعالى ليس فی الاستسقاء صلاة مسنونة فی جماعة ، كذا فی الهداية ،... وإن صلوا وحدانا فلا بأس به ، كذا فی الذخيرة...وقالايخرج الإمام ويصلی بهم ركعتين يجهر فيهما بالقراء ة"

(ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نماز استسقاء میں جماعت مسنون نہیں ہے ایسا ہی ہدایہ میں ہے اور اگر تنہا تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ایسا ہی ذخیرہ میں ہے اور صاحبین نے کہا کہ امام نکلے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور ان دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کرے)[باب فی الاستسقاء، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز استخارہ کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے"صلاۃ الاستخارۃ وھی رکعتان"

(نماز استخارہ دو رکعتیں ہیں)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

درمختار میں ہے"ومنھا رکعتا الاستخارۃ"

(نفل نمازوں میں استخارہ کی دو رکعت ہے)[۲/۴۷۰]

☆ بالجملہ:۔استخارہ کی دو رکعتیں ہیں۔

نماز حاجت کی رکعات کا بیان

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

"ومن المندوبات صلاۃ الحاجۃ وھی رکعتان"

(مستحب نمازوں میں نماز حاجت ہے اور وہ دو رکعت نماز ہے[باب الوتر والنوافل،۲/۹۲]

فتاوی عالمگیری میں ہے"صلاۃ الحاجۃ وھی رکعتان"

(نماز حاجت دو رکعت ہے)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

☆ بالجملہ:۔نماز حاجت دو رکعت نماز ہے۔

نمازتوبہ کی رکعت

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

”صلاة الإستغفار لمعصية وقعت منه لما عن علی عن أبی بكر الصديق رضی اللّٰه تعالی عنهما أن رسول اللّٰهﷺ قال ما من عبد يذنب ذنبا فيتوضأ ويحسن الوضوء ثم يصلی ركعتين فيستغفر اللّٰه إلا غفرله كذافی القهستانی“

(نمازتوبہ گناہ کے لیے ہے جواس سے واقع ہواہے جیسا کہ حضرت علی سے مروی وہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تووہ اچھی طرح وضوکرکے دورکعت نمازادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ واستغفار کرے ،اوراس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے۔ایسا ہی قہستانی میں ہے) [ص ۴۰۱،فصل فی تحية المسجد]

☆ الحاصل:۔نمازتوبہ واستغفار دورکعت ہے۔

تمت الكتاب بعون الملك الوهاب

وصلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ خيرخلقه محمدوآله

واصحابه اجمعين

☆☆☆☆☆